احادیث قدسیہ

ترتیب و ترجمہ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ

ناشر

تنظیم المکاتب

گولہ گنج۔ لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

سلسلۂ آثار علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ

مجموعۂ

احادیثِ قدسیہ

ترتیب وترجمہ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلیٰ اللہ مقامہ

ناشر

تنظیمُ المکاتِب

گولہ گنج، لکھنؤ (ہندوستان)

فون: 0522-4080918, 9044065985

- نام کتاب : احادیث قدسیہ
- ترتیب و ترجمہ : علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ
- کتابت : جے۔احمد
- پہلا ایڈیشن : جنوری ۲۰۰۰
- دوسرا ایڈیشن : اپریل ۲۰۰۴
- تیسرا ایڈیشن : ستمبر ۲۰۱۰
- چوتھا ایڈیشن : فروری ۲۰۱۷
- تعداد : ایک ہزار
- مطبوعہ : اے۔بی۔سی۔پریس، دہلی
- ناشر : تنظیم المکاتب، لکھنؤ (ہندوستان)
- قیمت : Rs. 40/-

فہرست مضامین

بسمہٖ سبحانہ

عرضِ تنظیم

مردِ مسلمان اگر اس حقیقت سے باخبر نہیں ہے تو اسے باخبر ہونا چاہیئے کہ پروردگار عالم کے ارشادات کی دو قسمیں ہیں:

ایک قسم وہ ہے جس کا مخاطب سرکارِ دو عالمؐ کو بنایا گیا ہے اور اسے آپ کے قلب اقدس پر آپ کی رسالت کا معجزہ بنا کر نازل کیا گیا ہے۔

اور دوسری قسم وہ ہے جس کا مخاطب دوسرے انبیاء و مرسلین یا اولیاء و صالحین کو قرار دیا گیا ہے یا خود سرکارِ دو عالم ہی سے خطاب کیا گیا ہے لیکن اسے اعجازی حیثیت نہیں دی گئی ہے۔

پہلی قسم کو قرآن مجید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور دوسری قسم کا نام "حدیثِ قدسی" ہے۔ جس کا صدور "ساحت قدس پروردگار" ہی سے ہوا ہے لیکن اس کی حیثیت قرآن مجید جیسی نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے استناد کے ثابت ہوجانے کے بعد مردِ مسلمان پر اس کا اتباع اسی طرح واجب ہے جس طرح قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنا ایک اسلامی فریضہ ہے۔

احادیثِ قدسیہ کا زیر نظر مجموعہ علاّمہ جوادیؒ کے ترجمہ کے ساتھ ان کی حیات میں شائع ہوا تھا جسے اب دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

ربّ کریم ہمارے جملہ معاونین کو سلامت رکھے اور ان کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور مومنین کرام کو بھی اس صالح لٹریچر سے استفادہ کرنے کی توفیق کرامت فرمائے۔

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

سیّد صفی حیدر

سکریٹری تنظیم المکاتب

بسمہ سبحانہ

حرفِ مؤلف

"ساحتِ قُدس" پروردگارِ عالم کی بارگاہ کا نام ہے جو اپنے ذات وصفات کے اعتبار سے مکمل طور پر پاک و پاکیزہ اور ہر نقص وعیب سے منزّہ اور مبرّا ہے۔ اس کی پاکیزگی کا اعتراف زمین پر بشر کی خلقت سے پہلے آسمان کے ملائکہ نے کیا ہے اور اسی اعتراف کو اپنا طرّۂ امتیاز قرار دیا ہے "وَنَحنُ نُسَبِّحُ وَنُقَدِّسُ لَكَ" (ہم تیرے حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور تیری ذاتِ اقدس کی پاکیزگی کا اقرار رکھتے ہیں)۔

مالکِ کائنات کی اسی تسبیح و تقدیس کا کام ملائکہ کی تخلیق سے پہلے عالم انوار میں نورِ سرورِ عالمؐ نے انجام دیا ہے اور اس طرح اس کی تقدیس ایک جانی پہچانی حقیقت ہے اور اس کی پاکیزگی کا اقرار عالم فہم و ادراک کے لئے عظیم ترین نعمت و کرامت ہے۔

اس کی بارگاہ سے نکلے ہوئے ہر کلمہ کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے کہ اس کا صدور عالم قُدس سے ہوا ہے چاہے اس کا ذکر آیات قرآنی میں ہو یا نہ ہو۔

قرآن مجید اور حدیث قدسی کا بنیادی فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کے آیات کو بطور تحدّی پیش کیا گیا ہے اور ان کا جواب لانے کے لئے چیلنج کر کے اس کی اعجازی حیثیت کا اعلان کیا گیا ہے۔

لیکن حدیث قدسی کی یہ حیثیت نہیں ہے۔

حدیث قدسی نہ آسمانی دستور حیات ہے اور نہ اس کے ذریعہ کسی قوم کو چیلنج کیا گیا ہے، بلکہ اس کے کلمات کا صدور عام طور سے آفاقی حقائق کے اظہار کے لئے ہوا ہے، جیسا کہ حدیث کساء میں دیکھنے میں آیا ہے کہ پروردگار نے کل کائنات کو اہلبیتؑ طیبین وطاہرین کے طفیل میں خلق کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یا ان کلمات کا تعلق اس کے نیک بندوں سے ہے کہ جنھیں کوئی خاص ہدایت دی گئی ہے یا کسی خاص نکتہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

"احادیث قدسیہ" کی تعداد بیشمار ہے اور اس کا احصار بشر کے امکان سے باہر ہے کہ مالک کی بارگاہ سے نکلنے والی ہر بات حدیث قدسی کا درجہ رکھتی ہے اور اس نے کم سے کم ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء کرام سے گفتگو کی ہے۔ اس کے کلمات کا شمار کرنا ناممکن ہے کہ جب انبیاء کرام کے نام تک کا علم نہیں ہے تو ان کی گفتگو کس کے حوالہ سے نقل کی جائے گی اور کس ماخذ و مدرک سے اسے حاصل کیا جائے گا۔؟

علماء اعلام نے کافی تحقیق اور تفتیش کے بعد ایک مختصر ذخیرہ فراہم کیا

ہے۔ لیکن عام طور سے یہ ذخیرہ عربی زبان میں نہیں تھا اور نہ جملہ انبیاء کرام کی زبان عربی تھی اور زبانوں کے اختلاف کی بنا پر یہ خود ایک مسئلہ تھا کہ ان احادیث کا ترجمہ کون کرے گا اور وہ ترجمہ کون سا ہوگا جو صرف افہام و تفہیم کا ذریعہ نہ ہو بلکہ واقعاً رب العالمین کے مفاہیم اور مقاصد کی ترجمانی کر سکے۔

یہ امت اسلامیہ کی خوش قسمتی تھی کہ اس ذخیرہ کے ایک حصّہ کا ترجمہ امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالب نے اپنی زبان حقیقت بیان سے کر دیا جسے بقول پیغمبر اسلامؐ "لسان اللہ" قرار دیا گیا تھا اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اللہ کے بیانات کی ترجمانی لسان اللہ سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا ہے اور ان حقائق کا اظہار جس طرح "ترجمان حقائق" صاحب منبر سلونی کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ہے۔

سر دست آپ کے سامنے جن سوروں کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے ـــ یہ قرآن مجید کے سورے نہیں ہیں اور نہ قرآن مجید کی طرف ۱۱۴ سوروں کے علاوہ کسی ایک آیت کو منسوب کیا جا سکتا ہے۔

یہ توریت کے سورے ہیں جن کا خطاب جناب موسیٰؑ سے کیا گیا ہے اور ان کی ترجمانی کا فرض امیرالمومنینؑ نے انجام دیا ہے۔ اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جس طرح توریت کی ترجمانی لسان اللہ نے کی ہے، اس طرح لسان اللہ سے نکلے ہوئے کلمات کا ترجمہ کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا ہے چاہے وہ "برائے بیت" "کلیم" ہی کیوں نہ کہا جاتا ہو۔

ان سوروں کا ایک ترجمہ مولانا سید شاہ نواز صاحب مرحوم ممتاز الافاضل کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ لیکن زبان و بیان کے روز افزوں تحول اور تطور کے پیش نظر دوسرا ترجمہ عصری زبان میں اب پیش کیا جا رہا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی دروازہ کھل جائے اور مفاہیم الٰہیہ کی ترجمانی کا کام ہر دور میں انجام پاتا رہے۔

اس کے علاوہ میرے پیش نظر تین مجموعے اور ہیں :

ایک مجموعہ محدث حر عاملیؒ کا تیار کیا ہوا ہے جن کے علمی تبحر اور احادیث پر ان کی وسیع نظر کے بارے میں کوئی بیان دینا سورج کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے۔

دوسرا مختصر مجموعہ احادیث قدسیہ کی فارسی شرح کے طور پر شائع ہوا ہے، جس میں توریت کے سوروں کی شرح کے علاوہ بعض دوسرے کلمات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

تیسرا مجموعہ علامہ السید حسن الشیرازی طاب ثراہ کا ہے جو "کلمۃ اللہ" کے نام سے شائع ہوا ہے اور یہ اس سلسلہ کا سب سے مفصّل مجموعہ ہے جو تہذیب و ترتیب کے اعتبار سے بھی انتہائی حسین اور دل کش ہے۔

حقیر نے ان تینوں مجموعوں کو نگاہ میں رکھ کر اردو کے قدیم مجموعہ پر خاطر خواہ حصہ کا اضافہ کر دیا ہے ۔۔ اور الٰہیات سے لے کر سماجیات تک ہر موضوع سے متعلق احادیث قدسی کا تذکرہ کر دیا ہے جس کے بعد یہ اردو زبان

کا غالباً سب سے پہلا مجموعہ ہے جو اس انداز سے آپ کے سامنے آرہا ہے۔

رب کریم سے التماس ہے کہ وہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور مومنین کرام کو اس سے استفادہ کی توفیق کرامت فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

جوادی

۶ صفر ۱۴۲۰ھ

بسمہ سبحانہ

الٰہیات

محبّتِ اولاد

جناب موسیٰؑ نے سوال کیا کہ پروردگار سب سے بہتر عمل کونسا ہے؟۔ فرمایا:

حُبُّ الْاَطْفَالِ، فَاِنِّیْ فَطَرْتُھُمْ عَلٰی تَوْحِیْدِیْ فَاِنْ اَمَتُّھُمْ اَدْخَلْتُھُمْ بِرَحْمَتِیْ جَنَّتِیْ۔

بچّوں کی محبّت ــــ کہ میں نے انھیں فطرت توحید پر پیدا کیا ہے اور انھیں موت بھی دے دیتا ہوں تو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔ (محاسن برقیؒ)

ریاکاری

پروردگار روز قیامت ریاکاری کرنے والوں کو حکم دے گا،

اِذْھَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْیَا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ ثَوَابَ اَعْمَالِکُمْ۔

ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کیلئے عمل کر رہے تھے۔ دیکھو وہاں اعمال کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ (عُدَّۃُ الدَّاعی)

تربیت اولاد

جناب موسیٰ ایک قبر کے پاس سے گذر رہے تھے، دیکھا کہ صاحب قبر پر عذاب

ہو رہا ہے۔ ایک سال کے بعد واپس ہوئے تو دیکھا کہ عذاب ختم ہو گیا ہے۔ عرض کی خدایا! یہ انقلاب کیسے آگیا ہے؟ — ارشاد ہوا:

يَارُوحَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ فَاَصْلَحَ طَرِيْقًا وَّاٰوٰى يَتِيْمًا فَغَفَرْتُ لَهُ بِمَا عَمِلَ اِبْنُهُ۔

اے روح اللہ! اس کے فرزند نے بڑے ہو کر ایک راستہ کی اصلاح کر دی ہے اور ایک یتیم کو پناہ دیدی ہے تو میں نے بھی اس کے گناہ بخش دیے ہیں۔ (کافی)

اندازِ دعا

جناب داؤد عرفات کے میدان میں مجمع دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو جبرئیل یہ پیغام الٰہی لے کر وارد ہوئے:

لِمَا صَعَدْتَ الْجَبَلَ ظَنَنْتَ اَنَّهُ يَخْفٰى عَلَىَّ صَوْتُ مِنْ صَوْتٍ۔

تم پہاڑ پر کیوں چڑھ گئے۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ مجمع میں تمہاری آواز دب جائے گی اور میں نہ سن سکوں گا۔ (کافی)

حصول رضائے الٰہی

بنی اسرائیل نے جناب موسیٰؑ سے کہا کہ پروردگار سے کوئی ایسا عمل دریافت کرو جس سے وہ راضی ہو جائے؟ — ارشاد ہوا:

قُلْ لَهُمْ۔ يَرْضَوْنَ

موسیٰ! ان سے کہہ دو کہ یہ مجھ سے راضی

عَنِّی حَتّٰی اَرْضٰی عَنْهُمْ۔

ہو جائیں تاکہ میں ان سے راضی ہو جاؤں۔

(مُسَکِّنُ الفُؤاد)

رزقِ خدا

پیغمبر اکرمؐ نے شب معراج سدرۃ المنتہٰی سے مختلف قسم کی نعمتوں کو برستے دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ تو ارشاد ہوا:

یَا مُحَمَّدُ! هٰذِهٖ اَنْبَتُّهَا فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ الْاَرْفَعِ لِاَغْذُوَ بِهَا بَنَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اُمَّتِكَ وَبَنِیْهِمْ فَقُلْ لِاٰبَاءِ الْبَنَاتِ لَا تَضِیْقُ صُدُوْرُکُمْ عَلٰی بَنَاتِکُمْ فَاِنِّیْ کَمَا خَلَقْتُهُنَّ اَرْزُقُهُنَّ۔

اے محمدؐ! میں نے اس درخت کو اتنی بلندی پر اس لئے اُگایا ہے تاکہ مومنین کی لڑکیوں اور لڑکوں کی غذا برسا سکوں، لہٰذا لڑکی والوں سے کہہ دو کہ دل تنگ نہ ہوں، جس طرح میں نے انھیں پیدا کیا ہے اسی طرح رزق بھی دوں گا۔

(عیون اخبار الرضاؑ)

توریت میں ارشاد الٰہی ہے:

یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ وَلَمْ اَعْیَ بِخَلْقِكَ اَیُعْیِیْنِیْ رَغِیْفٌ اَسُوْقُهٗ اِلَیْكَ فِیْ حِیْنِهٖ۔

اے فرزند آدمؑ! جب میں نے تجھے مٹی اور نطفہ سے بنایا تھا تو اس وقت عاجز نہیں تھا، تو کیا اب ایک روٹی پہونچانے سے عاجز ہو جاؤں گا۔

(عُدَّةُ الدَّاعی)

توبہ

يَا دَاوُدُ اِنَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ تَابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَاسْتَحْيٰى مِنِّيْ عِنْدَ ذِكْرِهٖ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَنْسَيْتُهُ الْحَفَظَةَ وَاَبْدَلْتُهٗ حَسَنَةً وَلَا اُبَالِيْ وَاَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

اے داؤد! جب بندہ مومن گناہ کرنے کے بعد توبہ کر لیتا ہے اور اسے یاد کر کے شرماتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور فرشتوں کو بھلا کر اسے نیکی میں تبدیل کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ بھی نہیں ہے کہ میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ (ثواب الاعمال)

حسابِ قیامت

پیغمبر اسلامؐ نے دعا کی کہ خدایا! میری امت کا حساب روز قیامت ملائکہ اور مرسلین کے سامنے نہ کرنا تاکہ ان کا عیب ظاہر نہ ہونے پائے۔ تو ارشاد ہوا:

يَا حَبِيْبِيْ اَنَا اَرْأَفُ بِعِبَادِيْ مِنْكَ فَاِذَا كَرِهْتَ كَشْفَ عُيُوْبِهِمْ عِنْدَ غَيْرِكَ فَاَنَا اَكْرَهُ كَشْفَهَا عِنْدَكَ اَيْضًا فَاُحَاسِبُهُمْ وَحْدِيْ

اے میرے حبیب! میں اپنے بندوں پر تم سے زیادہ مہربان ہوں۔ اگر تمہیں پسند نہیں کہ ان کا حساب دوسروں کے سامنے ہو تو میں تمہارے سامنے بھی نہ کروں گا، تاکہ میرے بندگانِ مومنین

بِحَيْثُ لَا يَطَّلِعُ عَلٰى عَثَرَاتِهِمْ غَيْرِيْ۔

کا معاملہ صرف مجھ تک محدود ہے۔ (جامع السعادات)

معیار محبت خدا

يَا دَاوُدُ مَنْ اَحَبَّ حَبِيْبًا صَدَّقَ قَوْلَهٗ وَ مَنْ رَضِيَ بِحَبِيْبٍ رَضِيَ بِفِعْلِهٖ وَمَنْ وَثِقَ بِحَبِيْبٍ اِعْتَمَدَ عَلَيْهِ وَ مَنِ اشْتَاقَ اِلٰى حَبِيْبٍ جَدَّ فِي السَّيْرِ اِلَيْهِ۔

اے داؤد! جو کسی دوست سے محبّت کرتا ہے اس کی بات کی تصدیق بھی کرتا ہے اور جو کسی دوست سے راضی ہوتا ہے وہ اس کے فعل سے بھی راضی ہوتا ہے اور جو کسی دوست پر اعتماد کرتا ہے اُس کا اعتبار بھی کرتا ہے اور جو کسی دوست کا مشتاق ہوتا ہے اس کی طرف تیز قدم آگے بھی بڑھتا ہے۔ (عُدَّةُ الدَّاعی)

ہلاکت فرعون

جناب امام رضاؑ سے سوال ہوا کہ فرعون کو ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کیوں غرق کر دیا گیا؟ ۔ فرمایا کہ اس نے موسیٰ سے فریاد کی تو ارشاد الٰہی ہوا:

يَا مُوْسٰى اِنَّكَ مَا اَغَثْتَ فِرْعَوْنَ لِاَنَّكَ لَمْ تَخْلُقْهُ وَلَوِ اسْتَغَاثَ بِيْ لَاَغَثْتُهٗ۔

موسیٰ! تم نے فرعون کی فریاد رسی نہیں کی کہ تم اس کے خالق نہیں تھے۔ اگر وہ مجھ سے فریاد کرتا تو میں ضرور سُن لیتا۔ (عیون اخبار الرضاؑ)

موت خلیل اللہ

ملک الموت جناب ابراہیمؑ کے پاس آئے تو خلیل اللہ نے کہا کہ کیا دوست اپنے دوست کو موت بھی دیتا ہے؟ ارشاد احدیت ہوا:

يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَيْهِ وَقُلْ لَهٗ هَلْ رَأَيْتَ حَبِيْبًا يَكْرَهُ لِقَاءَ حَبِيْبِهٖ اِنَّ الْحَبِيْبَ يُحِبُّ لِقَاءَ حَبِيْبِهٖ ۔

ملک الموت! جا کر ابراہیمؑ سے کہہ دو کہ کیا کوئی دوست، دوست کی ملاقات سے بھی گھبراتا ہے، دوست تو دوست کی ملاقات کا مشتاق رہتا ہے۔

(امالی صدوقؒ)

ابتلاء مومن

اِذَا اَكْمَلْتُ لَهُ الْاِيْمَانَ ابْتَلَيْتُهٗ بِضُعْفٍ فِيْ قُوَّتِهٖ وَقِلَّةٍ فِيْ رِزْقِهٖ فَاِنْ هُوَ حَرِجَ اَعَدْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ صَبَرَ بَاهَيْتُ بِهٖ مَلَائِكَتِيْ ۔

جب میں مومن کے ایمان کو کامل بنا دیتا ہوں تو بدن کی کمزوری اور رزق کی قلت سے امتحان کرتا ہوں۔ اگر دل تنگ ہوتا ہے تو دوبارہ دیدیتا ہوں اور صبر کرلیتا ہے تو ملائکہ پر فخر کرتا ہوں۔

(مجالس طوسیؒ)

موت مومن و کافر

وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ

میری عزت و جلال کی قسم۔ میں جب کسی

عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَرْحَمَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیْ مِنْهُ کُلَّ خَطِیْئَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِسُقْمٍ فِیْ جَسَدِهٖ وَاِمَّا بِخَوْفٍ فِیْ دُنْیَاهُ فَاِنْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ بَقِیَّةٌ شَدَّدْتُ عَلَیْهِ الْمَوْتَ۔ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعَذِّبَهٗ حَتّٰی اُوَفِّیَهٗ کُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِسَعَةٍ فِیْ رِزْقِهٖ وَاِمَّا بِصِحَّةٍ فِیْ جِسْمِهٖ وَ اِمَّا بِاَمْنٍ فِیْ دُنْیَاهُ فَاِنْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ هَوَّنْتُ عَلَیْهِ بِهَا الْمَوْتَ۔

بندہ پر رحم کرنا چاہتا ہوں تو اس کے گناہوں کا حساب یہیں کر دیتا ہوں۔ کبھی بیماری کے ذریعہ اور کبھی دہشت کے ذریعہ۔ اور اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت میں سختی کر دیتا ہوں۔ اور میری عزت وجلال کی قسم۔ جب کسی بندہ پر قیامت میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو دنیا میں ساری نیکیوں کا حساب کر دیتا ہوں۔ کبھی رزق میں وسعت دے کر، کبھی جسم میں صحت اور دنیا میں امن دیکر، اور اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت کو آسان بنا دیتا ہوں۔

(کافی)

فضیلت قرائت قرآن

مَنْ شَغَلَهٗ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ ثَوَابِ

جو شخص دعا کے بجائے تلاوت قرآن کرتا ہے میں اسے شکر گذاروں کا بہترین ثواب عنایت کر دیتا ہوں کہ وہ مزید مانگنے

الشَّاكِرِيْنَ۔ | کے بجائے موجود ہی پر اکتفا کر کے ذکر خدا میں مشغول ہو گیا ہے۔ (عدۃ الداعی)

قبولیتِ اعمال

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے اسقدر عبادت کی کہ تنکے کے مانند ہو گیا۔ تو اس دور کے نبی کے پاس وحی آئی کہ اس سے کہہ دو،

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجَبَرُوْتِیْ لَوْ اَنَّكَ عَبَدْتَنِیْ حَتّٰی تَذُوْبَ كَمَا تَذُوْبُ الْاَلْیَةُ فِی الْقِدْرِ مَا قَبِلْتُهٗ مِنْكَ حَتّٰی تَاتِیَنِیْ مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ اَمَرْتُكَ۔

میرے عزت و جلال و جبروت کی قسم۔ اگر تو اسقدر عبادت کرے کہ پتیلی میں چربی کی طرح پگھل جائے تو بھی میں تیری عبادت کو قبول نہیں کروں گا جبتک اس دروازہ سے نہ آئے جس سے میں نے حکم دیا ہے۔ (عقاب الاعمال صدوقؒ۔ محاسن برقیؒ)

منتخب بندے

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے باب جنّت پر اس طرح لکھا دیکھا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ عَلِیٌّ حَبِیْبُ اللّٰهِ۔ اَلْحَسَنُ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ علیؑ اللہ کے حبیب ہیں۔ حسنؑ و حسینؑ اللہ کے منتخب ہیں۔

وَالْحُسَیْنُ صِفْوَۃُ اللّٰہِ۔ فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ۔ عَلٰی بَاغِضِھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ۔

فاطمہؑ اللہ کی کنیز ہیں اور ان سب کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(مناقب خوارزمی)

افتخار قریش

جبریل امین پیغمبر اسلامؐ کے پاس یہ پیغام لے کر آئے کہ مالک نے بعد سلام فرمایا ہے کہ:

اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلٰی صُلْبٍ اَنْزَلَکَ وَ بَطْنٍ حَمَلَکَ وَ حِجْرٍ کَفَلَکَ۔

میں نے جہنم کو حرام کر دیا ہے اس صلب پر جس سے تم کو نازل کیا ہے اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا ہے، اور اس آغوش پر جس نے تمھاری پرورش کی ہے۔

رسول اکرمؐ نے دریافت کیا کہ ان صفات سے مراد کون سے افراد ہیں تو جبریل نے کہا کہ صلب سے مراد عبداللہؑ بن عبدالمطلبؑ۔ بطن سے مراد آمنہؑ بنت وہب اور آغوش سے مراد ابوطالبؑ بن عبدالمطلب اور فاطمہؑ بنت اسد ہیں۔

(معانی الاخبار۔ امالی صدوقؒ)

مومن قریش

اِنَّ اَھْلَ الْکَھْفِ اَسَرُّوْا

اصحاب کہف نے اپنے ایمان کو چھپا کر

الْاِیْمَانَ وَاَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَآتَاهُمُ اللّٰهُ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّ اَبَا طَالِبٍ اَسَرَّ الْاِيْمَانَ وَ اَظْهَرَ الشِّرْكَ فَآتَاهُ اللّٰهُ اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

شرک کا اظہار کیا تو خدا نے انھیں دُہرا اجر عطا فرمایا اور ابو طالب نے اپنے ایمان کو چھپا کر مشرکین کے ساتھ زندگی گذاری تو خدا نے انھیں بھی دُہرا اجر عنایت فرمایا۔

(الرد علی الذاہب الی تکفیر ابی طالبؑ)

نام علیؑ

جناب فاطمۂ بنت اسد اپنے فرزند کو لے کر خانۂ کعبہ سے نکلنے لگیں تو آواز آئی کہ مالک نے اس کا نام علیؑ رکھا ہے اور اس کا ارشاد ہے:

شَقَقْتُ اِسْمَهُ مِنْ اِسْمِيْ وَاَدَّبْتُهُ بِاَدَبِيْ وَاَوْقَفْتُهُ عَلٰى غَامِضِ عِلْمِيْ وَهُوَ الَّذِيْ يُكَسِّرُ الْاَصْنَامَ فِيْ بَيْتِيْ وَهُوَ الَّذِيْ يُؤَذِّنُ ظَهْرَ بَيْتِيْ وَيُقَدِّسُنِيْ وَيُمَجِّدُنِيْ فَطُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّهُ وَ اَطَاعَهُ وَ

میں نے اس کے نام کو اپنے نام سے نکالا ہے اور اسے اپنا ادب سکھایا ہے اور اپنے علم کی باریکیوں سے آگاہ کیا ہے۔ یہ میرے گھر میں بتوں کو توڑے گا اور میرے گھر کی چھت پر اذان کہے گا میری تقدیس اور تمجید کرے گا۔ خوشا بحال اسکے چاہنے والوں اور اطاعت کرنے والوں کے لئے اور جہنم اس کے دشمن اور نافرمان

وَيۡلٌ لِمَنۡ اَبۡغَضَهُ وَعَصَاهُ۔ افراد کے لئے ہے۔

(معانی الاخبار۔ امالی صدوقؒ)

شبِ ہجرت

حضرت علیؑ بن ابی طالب ہجرت کی رات بسترِ پیغمبرؐ پر لیٹ گئے تو پروردگار نے جبریل و میکائیل سے خطاب کیا:

اِنِّیۡ قَدۡ آخَیۡتُ بَیۡنَکُمَا وَجَعَلۡتُ عُمۡرَ اَحَدِ کُمَا اَطۡوَلَ مِنۡ عُمۡرِ الۡآخَرِ فَاَیُّکُمَا یُؤۡثِرُ صَاحِبَهُ بِالۡحَیٰوۃِ۔

میں نے تم دونوں میں ایک کی عمر کو دوسرے سے بڑھا دیا ہے۔ تو کون ہے جو اضافی زندگی کو دوسرے پر قربان کر دے۔

یہ سُن کر دونوں فرشتوں نے زندگی کو پسند کیا تو ارشاد ہوا:

اَلَا کُنۡتُمَا مِثۡلَ عَبۡدِیۡ عَلِیٍّؑ آخَیۡتُ بَیۡنَهُ وَبَیۡنَ نَبِیِّیۡ مُحَمَّدٍ فَبَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ یُفۡدِیۡهِ بِنَفۡسِهٖ وَیُؤۡثِرُهُ بِالۡحَیٰوۃِ۔ اِهۡبِطَا اِلَیۡهِ فَاحۡفَظَاهُ مِنۡ عَدُوِّهٖ۔

تم دونوں میرے بندہ علیؑ جیسے کیوں نہ ہو گئے کہ میں نے اس کے اور اپنے پیغمبرؐ کے درمیان برادری قائم کردی تو اس نے اس کے بستر پر لیٹ کر اپنے کو قربان کر دیا۔ اب تم دونوں جا کر اسے دشمن کے شر سے بچاؤ۔

(احیاء علوم الدین غزالی)

عقد فاطمہؑ و علیؑ

قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ فَزَوِّجْهَا مِنْهُ وَقَدْ اَمَرْتُ شَجَرَةَ طُوْبٰی اَنْ تَحْمِلَ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوْتَ وَالْمَرْجَانَ وَاِنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ قَدْ فَرِحُوْا بِذٰلِكَ وَسَيُوْلَدُ مِنْهُمَا وَلَدَانِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ بِهِمَا تُزَيَّنُ اَهْلُ الْجَنَّةِ۔

میں نے فاطمہؑ کا رشتہ علیؑ سے کردیا ہے لہٰذا آپ بھی انھیں سے عقد کردیں اور میں نے درخت طوبیٰ کو موتی، مونگے اور یاقوت نچھاور کرنے کا حکم دے دیا ہے اور اہل آسمان اس رشتہ سے بیحد مسرور ہیں اور عنقریب اس سے دو سرداران جنت پیدا ہوں گے جو اہل جنت کی زینت بنیں گے۔

فَاَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ فَاِنَّكَ خَيْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔

اے محمدؐ! تمھارے لئے یہ بشارت ہے کہ تم (اس اعتبار سے بھی) اولین و آخرین سے بہتر ہو۔

(عیون اخبار الرضاؑ۔ مناقب خوارزمی)

سدِّ باب مسجد پیغمبرؐ

اَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَكَ وَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ بِالْمَسْجِدِ مِمَّنْ يَرْقُدُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ وَمُرْ بِسَدِّ اَبْوَابِ

اے محمدؐ! میری مسجد کو پاکیزہ رکھو، اور اس میں رات کو سونے والوں کو نکال باہر کرو، اور علیؑ و فاطمہؑ کے علاوہ جس کا بھی

مَنْ كَانَ لَهُ فِي مَسْجِدِكَ بَابٌ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ وَمَسْكَنَ فَاطِمَةَ وَلَا يَمُرَّنَّ فِيهِ جُنُبٌ وَلَا يَرْقُدُ فِيهِ غَرِيبٌ۔

دروازہ مسجد میں کھلتا ہو اسے بند کردو۔ اور خبردار۔ نہ کوئی مجنب مسجد سے گذرنے پائے اور نہ کوئی مسافر یہاں سونے پائے۔

(اصول کافی)

حیا وغیرت

مَا اَنْصَفَنِي عَبْدِي يَدْعُونِي فَاَسْتَحْيِي اَنْ اَرُدَّهُ وَيَعْصِيْنِي وَلَا يَسْتَحْيِي مِنِّي۔

میرے بندہ نے مجھ سے انصاف نہیں کیا۔ وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو مجھے رد کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور وہ گناہ کرتا ہے تو اسے مجھ سے شرم نہیں آتی ہے۔

(ارشاد القلوب دیلمیؒ)

خُلّت ابراہیمؑ

اِنَّكَ لَمَّا سَلَّمْتَ مَالَكَ لِلضِّيفَانِ وَوَلَدَكَ لِلْقُرْبَانِ وَنَفْسَكَ لِلنِّيرَانِ وَقَلْبَكَ لِلرَّحْمٰنِ اِتَّخَذْنَاكَ خَلِيلًا۔

ابراہیمؑ جب تم نے اپنا مال مہمانوں کو دے دیا، اپنے فرزند کو قربان کردیا، اپنے لئے آگ میں جانا گوارا کرلیا اور اپنے دل کو رحمان کے حوالہ کردیا، تو میں نے بھی تمھیں اپنا خلیل بنا لیا۔

(اخبار الزمان مسعودی)

نتیجۂ اطاعت

عَبۡدِیۡ اَطِعۡنِیۡ اَجۡعَلۡکَ مِثۡلِیۡ۔ اَنَا حَیٌّ لَا اَمُوۡتُ اَجۡعَلُکَ حَیًّا لَا تَمُوۡتُ اَنَا غَنِیٌّ لَا اَفۡتَقِرُ اَجۡعَلُکَ غَنِیًّا لَا تَفۡتَقِرُ اَنَا مَهۡمَا اَشَاءُ اَکُوۡنُ اَجۡعَلُکَ مَهۡمَا تَشَاءُ تَکُوۡنُ۔

میرے بندے! میری اطاعت کر، تاکہ میں تجھے اپنی مثال بنادوں۔ میں زندہ ہوں جسے موت نہیں آتی ہے۔ تجھے وہ زندہ بنادونگا جسے موت نہ ہو۔ میں وہ غنی ہوں جو فقیر نہیں، تجھے بھی ایسا ہی غنی بنادوں گا جو فقیر نہ ہو۔ میں جہاں چاہوں وہاں رہ سکتا ہوں تجھے بھی ایسا ہی بنادوں گا کہ جہاں چاہے وہاں رہے۔

(عدۃ الداعی۔ مشارق انوار الیقین۔ ارشاد القلوب دیلمیؒ)

شکر نعمت

اُشۡکُرۡ مَنۡ اَنۡعَمَ عَلَیۡکَ وَ اَنۡعِمۡ عَلٰی مَنۡ شَکَرَکَ فَاِنَّهٗ لَا زَوَالَ لِلنَّعۡمَاءِ اِذَا شَکَرۡتَ وَلَا بَقَاءَ لَهَا اِذَا کَفَرۡتَ۔

جو تمھیں نعمت دے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو شکریہ ادا کرے اسے نعمت دو کہ شکریہ کے بعد نعمت کو زوال نہیں، اور کفران نعمت کے بعد اسے بقاء نہیں ہے۔

اَلشُّکۡرُ زِیَادَۃٌ فِی النِّعَمِ وَاَمَانٌ مِنَ الۡغِیَرِ۔

شکر نعمت کی زیادتی اور تغیرات زمانہ سے امان کی ضمانت ہے۔ (کافی)

ذکرِ خدا

اُذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ بِنِعْمَتِيْ اُذْكُرُوْنِيْ بِالطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالنِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ۔

میرے بندو! مجھے یاد کرو میں تمہیں نعمتوں کیساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھے اطاعت و عبادت کے ذریعہ یاد کرو میں تمہیں نعمت و احسان اور رحمت و رضا کے ذریعہ یاد کروں گا۔

(عدۃ الداعی)

مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

جو مجھے لوگوں کے مجمع میں یاد کرے گا میں اسے ملائکہ کے مجمع میں یاد کروں گا۔

(کافی)

تعلیم و تعلم

تَعَلَّمِ الْخَيْرَ وَعَلِّمْهُ مَنْ لَا يَعْلَمُهُ فَاِنِّيْ مُنَوِّرٌ لِمُعَلِّمِي الْخَيْرِ وَمُتَعَلِّمِيْهِ قُبُوْرَهُمْ حَتّٰى لَا يَسْتَوْحِشُوْا بِمَكَانِهِمْ۔

خیر سیکھو، اور نہ جاننے والوں کو سکھاؤ کہ میں خیر کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن بنا دیتا ہوں تاکہ اس جگہ سے وحشت نہ ہو۔

(ارشاد القلوب دیلمیؒ)

دنیادار عالم

لَا تَجْعَلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ عَالِمًا

خبردار! اپنے اور میرے درمیان کسی

مَفۡتُوۡنًا بِالدُّنۡیَا فَیَصُدَّكَ عَنۡ طَرِیۡقِ مَحَبَّتِیۡ فَاِنَّ اُولٰئِكَ قُطَّاعُ طَرِیۡقِ عِبَادِیَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِنَّ اَدۡنٰی مَا اَنَا صَانِعٌ بِهِمۡ اَنۡ اَنۡزِعَ حَلَاوَةَ مُنَاجَاتِیۡ مِنۡ قُلُوۡبِهِمۡ۔

فریفتۂ دنیا عالم کو نہ قرار دینا کہ تمھیں محبت کے راستہ سے الگ کر دے کہ ایسا عالم میرے بندگانِ مومنین کا رہزن ہے، اور میں اسے کم سے کم یہ سزا دوں گا کہ اس کے دل سے اپنی مناجات کی شیرینی اور لذت کو نکال لوں گا۔ (علل الشرائع۔ کافی)

دنیا طلب فقہاء

قُلۡ لِلَّذِیۡنَ یَتَفَقَّهُوۡنَ لِغَیۡرِ الدِّیۡنِ وَیَتَعَلَّمُوۡنَ لِغَیۡرِ الۡعَمَلِ وَ یَطۡلُبُوۡنَ الدُّنۡیَا لِغَیۡرِ الۡاٰخِرَةِ یَلۡبَسُوۡنَ لِبَاسَ مُسُوۡكِ الۡكِبَاشِ وَقُلُوۡبُهُمۡ كَقُلُوۡبِ الذِّئَابِ اَلۡسِنَتُهُمۡ اَحۡلٰی مِنَ الۡعَسَلِ وَ اَعۡمَالُهُمۡ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ اِیَّایَ تُخَادِعُوۡنَ وَبِیۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ لَاُتِیۡحَنَّ لَكُمۡ فِتۡنَةً تَذَرُ الۡحَلِیۡمَ حَیۡرَانًا۔

ان لوگوں سے کہہ دو جو دین کسی اور مقصد کے لئے سیکھتے ہیں اور عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے سادہ لباس پہنتے ہیں اور دل بھیڑیوں کے جیسے رکھتے ہیں، زبانیں شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہیں اور اعمال صبر سے زیادہ تلخ ہوتے ہیں۔ کہدو کہ تم مجھے دھوکہ دے رہے ہو اور میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ میں تمھیں ایسے امتحان میں مبتلا کروں گا جو ہر عقلمند کو حیرت میں ڈال دے گا۔ (عدۃ الداعی)

تخلیق انسان

عَبْدِی اِخْلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لِاَجْلِكَ وَخَلَقْتُكَ لِاَجْلِی وَھَبْتُكَ الدُّنْیَا بِالْاِحْسَانِ وَالْاٰخِرَۃَ بِالْاِیْمَانِ۔

میرے بندے! میں نے تمام چیزوں کو تیرے لئے پیدا کیا ہے اور تجھے اپنے لئے بنایا ہے۔ میں نے تجھے دنیا اپنے احسان سے دی ہے، لیکن آخرت تیرے ایمان سے دونگا۔ (مشارق انوار الیقین۔ برسیؒ)

سیاسیات

اِذَا عَصَانِیْ مِنْ خَلْقِیْ مَنْ یَّعْرِفُنِیْ سَلَّطْتُ عَلَیْهِ مَنْ لَّا یَعْرِفُنِیْ۔

اگر میرے بندوں میں سے وہ میری نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر اسے مسلّط کر دیتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا ہے۔ (کافی)

اَلظَّالِمُ سَیْفِیْ اَنْتَقِمُ بِهٖ وَاَنْتَقِمُ مِنْهُ۔

ظالم میری تلوار ہے جس کے ذریعہ میں دوسروں سے بھی انتقام لیتا ہوں اور اس سے بھی انتقام لیتا ہوں۔

دشمنوں سے مشابہت

قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ لَا یَلْبَسُوْا لِبَاسَ اَعْدَائِیْ وَلَا یَطْعَمُوْا

میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ میرے دشمنوں جیسا لباس نہ پہنیں اور ان کے

مَطَاعِمَ اَعْدَاءِیْ وَلَایَسْلُکُوْا مَسَالِکَ اَعْدَاءِیْ وَلَایُشَاکِلُوْا بِمَا شَاکَلَ اَعْدَاءِیْ فَیَکُوْنُوْا اَعْدَاءِیْ کَمَا هُمْ اَعْدَاءِیْ۔

جیسا کھانا نہ کھائیں اور ان کے راستہ پر نہ چلیں اور ان کی شکل اختیار نہ کریں کہ ان کا بھی شمار انھیں دشمنوں کی طرح دشمنوں میں ہو جائے۔

(علل الشرائع من لایحضرہ الفقیہ۔ تہذیب)

گناہگاروں سے تعلقات

اِنِّیْ مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِكَ مِأَةَ اَلْفٍ، اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ وَسِتِّیْنَ اَلْفًا مِنْ خِیَارِهِمْ۔

شعیبؑ! میں تمہاری قوم میں سے ایک لاکھ افراد پر عذاب کروں گا، جن میں سے ۴۰ ہزار اشرار ہوں گے اور ۶۰ ہزار نیک کردار۔

جناب شعیبؑ نے عرض کی خدایا! یہ نیک کرداروں پر کیوں عذاب ہوگا؟۔ فرمایا:

اِنَّهُمْ دَاهَنُوْا اَهْلَ الْمَعَاصِیْ وَلَمْ یَغْضِبُوْا بِغَضَبِیْ۔

ان لوگوں نے بدکرداروں کیساتھ نرمی کا برتاؤ کیا ہے اور میری ناراضگی سے ناراض نہیں ہوئے ہیں۔

(کافی)

سماجیات

اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلَعِ الْمُعْوَجِ اِنْ اَقَمْتَهُ

عورت کی مثال ایک ٹیڑھی پسلی کی ہے کہ اگر اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے اور

كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ اِسْتَمْتَعْتَ بِهٖ، اِصْبِرْ عَلَيْهَا۔

یونہی چھوڑ دو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے، لہٰذا صبر کرو۔ (کافی)

بیٹیاں

اِنَّ الْاَبْكَارَ بِمَنْزِلَةِ الثَّمَرِ عَلَى الشَّجَرِ اِذَا اَدْرَكَ ثِمَارُهَا فَلَمْ تُجْتَنَ اَفْسَدَتْهُ الشَّمْسُ وَنَثَرَتْهُ الرِّيَاحُ فَكَذٰلِكَ الْاَبْكَارُ اِذَا اَدْرَكْنَ مَا يُدْرِكُ النِّسَاءُ فَلَيْسَ لَهُنَّ اِلَّا الْبُعُولَةُ وَاِلَّا لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِنَّ الْفَسَادُ لِاَنَّهُنَّ بَشَرٌ۔

کنواری لڑکیاں درختوں پر میوے جیسی ہوتی ہیں کہ اگر وقت آجانے پر اسے توڑ نہ لیا جائے تو سورج کی گرمی اسے برباد کردے گی اور ہوا اُڑا لیجائے گی۔ اسی طرح جب لڑکیاں عورتوں کی منزل میں آجائیں تو ان کا کوئی علاج شوہر کے علاوہ نہیں ہے۔ ورنہ فساد سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا ہے کہ بالآخر وہ بھی بشر ہیں۔ (کافی)

زوجۂ صالحہ

اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَجْمَعَ لِلْمُسْلِمِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ جَعَلْتُ لَهُ قَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَجَسَدًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً

جب میں کسی بندۂ مسلم کو دنیا و آخرت کی نیکی دینا چاہتا ہوں تو اسے خشوع والا دل، یادِ خدا والی زبان، بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم، اور وہ مومن زوجہ دے دیتا ہوں جو شوہر کو ایک نظر میں خوش کردے اور

تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا وَتَحْفَظُهُ اِذَا غَابَ عَنْهَا فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔

اس کی غیبت میں اپنے نفس اور اس کے مال کا تحفظ کر سکے۔ (کافی)

پاکدامنی

یَا مُوْسٰی مَنْ زَنٰی زُنِیَ بِهٖ وَلَوْ فِی الْعَقِبِ مِنْ بَعْدِهٖ۔

اے موسیٰ! جو زنا کرے گا اس کے ساتھ زنا کیا جائے گا چاہے اس کی اگلی نسلوں میں کیوں نہ ہو۔

یَا مُوْسٰی عُفَّ یَعُفُّ اَهْلُكَ۔

موسیٰ! پاکدامن بنو، تاکہ تمہارے اہلبیت بھی پاکدامن بنیں۔

یَا مُوْسٰی اِنْ اَرَدْتَ اَنْ یَکْثُرَ خَیْرُ اَهْلِ بَیْتِكَ فَاِیَّاكَ وَالزِّنَا۔

موسیٰ! اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گھر والوں کا خیر زیادہ ہو تو خبردار زنا نہ کرنا۔

یَا بْنَ عِمْرَانَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔

فرزند عمران! جو جیسا کرے گا ویسا ہی برداشت کرنا پڑے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

بدکاری

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یَقْعُدُ عَلٰی اِسْتَبْرَقِهَا وَحَرِیْرِهَا مَنْ یُؤْتٰی فِیْ دُبُرِهٖ۔

میرے عزت و جلال کی قسم! جنت کے فرش پر وہ شخص نہیں بیٹھ سکتا ہے جس کے ساتھ اغلام بازی کی جائے۔

(محاسن برقیؒ۔ عقاب الاعمال۔ کافی)

حق ہمسایہ

مَا آمَنَ بِی مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَاَخُوْہُ الْمُسْلِمُ طَاوٍ۔

وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو سیر ہو کر سو جائے اور اس کا برادر مسلم بھوکا ہو۔ (عقاب الاعمال)

حرام خوری

اَلْعَمَلُ مَعَ اَکْلِ الْحَرَامِ کَنَاقِلِ الْمَاءِ فِی الْمُنْخُلِ۔

حرام خوری کیساتھ عمل خیر کرنے والا چھلنی میں پانی لیجانیوالے کے مانند ہے۔ (عدۃ الداعی)

اخلاقیات

صبر

مَا مِنْ عَبْدٍ اِبْتَلَیْتُہٗ بِبَلَاءٍ فَلَمْ یَشْکُ ذٰلِکَ اِلٰی عُوَّادِہٖ ثَلَاثًا اِلَّا اَبْدَلْتُہٗ لَحْمًا خَیْرًا مِنْ لَحْمِہٖ وَدَمًا خَیْرًا مِنْ دَمِہٖ وَبَشَرًا خَیْرًا مِنْ بَشَرِہٖ فَاِنْ قَبَضْتُہٗ قَبَضْتُہٗ اِلٰی رَحْمَتِیْ وَاِنْ عَاشَ عَاشَ وَلَیْسَ لَہٗ ذَنْبٌ۔

جب میں کسی بندہ کو بلا میں مبتلا کر دیتا ہوں اور وہ تین دن تک عیادت کرنے والوں سے فریاد نہیں کرتا ہے تو اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور خون سے بہتر خون اور جلد سے بہتر جلد عطا کر دیتا ہوں، اور اگر اٹھا لیتا ہوں تو اپنی رحمت میں لیجاتا ہوں، اور اگر زندہ رہتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں رہتا ہے۔ (کافی)

تواضع

يَا مُوسىٰ أَتَدْرِي لِمَا اصْطَفَيْتُكَ لِوَحْيِي وَكَلَامِي دُونَ خَلْقِي۔

موسیٰ! تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اپنی وحی اور کلام کے لئے تمہارا انتخاب کیوں کیا ہے؟

عرض کی پروردگار تو بہتر جانتا ہے۔ ارشاد ہوا:

يَا مُوسىٰ إِنِّي قَلَّبْتُ عِبَادِي ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ أَحَدًا أَذَلَّ نَفْسًا لِي مِنْكَ فَمِنْ ثَمَّ خَصَصْتُكَ بِوَحْيِي وَكَلَامِي دُونَ خَلْقِي۔

موسیٰ! ہم نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن کو دیکھ لیا مگر تم سے زیادہ خاکسار کوئی نظر نہیں آیا تو ہم نے تمھیں کو وحی دے کر کلیم بنا دیا۔

يَا مُوسىٰ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَضَعْتَ خَدَّكَ عَلَى التُّرَابِ۔

موسیٰ! یہ تمہارا کردار ہے کہ تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے رخساروں کو خاک پر رکھ دیتے ہو۔

(کافی علل الشرائع من لایحضرہ الفقیہ مجالس طوسیؒ)

شان عمل صالح

عَمَلُكَ الصَّالِحُ إِعَلَيْكَ إِخْفَاءُهُ وَعَلَيَّ إِظْهَارُهُ۔

یہ تمہارا عمل صالح ہے۔ اسکے بارے میں تمہارا فرض یہ ہے کہ اسے چھپا کر رکھو اور میری ذمہ داری ہے کہ میں اس کا اعلان کروں۔ (عدۃ الداعی)

کمزور پر ظلم

اِشْتَدَّ غَضَبِي عَلَىٰ مَنْ

میرا غضب اس پر شدید ہوگا جو اس پر ظلم

ظَلَمَ مَنْ لَا يَجِدُ نَاصِرًا غَيْرِيْ ۔

کرے جس کا میرے علاوہ کوئی مددگار نہ ہو ۔ (مجالس طوسیؒ)

حرمت جنت

حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلَى الْمَنَّانِ وَالْبَخِيلِ وَالْقَتَّاتِ ۔

جنت کو ان لوگوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ جو احسان جتانے والے، بخیل اور چغلخوری کرنے والے ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

غیبت

اَلْمُغْتَابُ اِذَا تَابَ فَهُوَ اٰخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنْ لَمْ يَتُبْ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ ۔

غیبت کرنے والا اگر توبہ کر لے تو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔

(الغیبہ شہید ثانیؒ۔ ارشاد القلوب دیلمیؒ)

استعمال منشیات

مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا اَوْ سَقَاهُ صَبِيًّا لَا يَعْقِلُ سَقَيْتُهُ مِنْ مَاءِ الْحَمِيمِ مَغْفُورًا لَهُ اَوْ مُعَذَّبًا وَمَنْ تَرَكَ الْمُسْكِرَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ

جو شخص نشہ آور چیز کو استعمال کرے گا، یا ناسمجھ بچہ کو پلائے گا، میں اسے جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا، چاہے اس کے گناہ معاف ہوں یا عذاب میں رہے۔ اور جو میری رضا کے لئے نشہ آور چیزوں کو چھوڑ دے گا اسے جنت

وَسَقَيْتُهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَفَعَلْتُ بِهٖ مَا فَعَلْتُ بِاَوْلِيَائِیْ۔

میں داخل کردوں گا اور شرابِ جنّت سے سیراب کروں گا اور وہ برتاؤ کروں گا جو میں اپنے دوستوں کیساتھ کرتا ہوں۔ (کافی)

عبادات

اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْنِیْ وَالْمُنْفِقُ یُقْرِضُنِیْ فِی الْغِنٰی وَالصَّائِمُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ۔

زی ہم سے راز کی گفتگو کرتا ہے اور انفاق کرنے والا ہمیں قرض دیتا ہے اور روزہ دار ہماری قربت چاہتا ہے۔ (ارشاد القلوب دیلمیؒ)

نمازِ پنجگانہ

هٰذِهِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ مَنْ صَلاَّهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَحَافَظَ عَلَيْهِنَّ لَقِيَنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ عِنْدِيْ عَهْدٌ اُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ۔

یہ پانچ نمازیں ہیں، جو انھیں وقت پر ادا کرے گا اور ان کی پابندی کرے گا وہ ہم سے روز قیامت یوں ملاقات کرے گا کہ ہمارا اس کا عہد ہوگا کہ ہم اسے داخلِ جنّت کریں گے۔

وَمَنْ لَمْ يُصَلِّهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَلَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَذٰلِكَ اِلَيَّ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ وَاِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهُ۔

اور جو وقت سے ادا نہ کرے گا اور ان کی پابندی نہ کرے گا اس کا اختیار میرے ہاتھ میں ہے، چاہے عذاب کروں یا معاف کردوں۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

نماز شب

یَابْنَ عِمْرَانَ کَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ یُحِبُّنِیْ فَاِذَا جَنَّهُ اللَّیْلُ نَامَ عَنِّیْ أَلَیْسَ کُلُّ مُحِبٍّ یُحِبُّ خَلْوَةَ حَبِیْبِهٖ۔

موسیٰ! وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور رات کو نماز سے غافل ہو کر سو جائے۔ کیا دوست تنہائی میں اپنے دوست سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا ہے۔ (ارشاد القلوب دیلمیؒ)

مساجد

اَلَا اِنَّ بُیُوْتِیْ فِی الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ تُضِیْئُ لِاَهْلِ السَّمٰوَاتِ کَمَا تُضِیْئُ الْکَوَاکِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ روئے زمین پر ہمارے گھر یہ مسجدیں ہیں جو آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتی ہیں جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

اَلَا طُوْبٰی لِمَنْ کَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُیُوْتَهُ۔

خوشا بحال ان لوگوں کا جن کا گھر مسجد ہو۔

اَلَا طُوْبٰی لِمَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ زَارَنِیْ فِیْ بَیْتِیْ۔

طوبیٰ ان کے لئے ہے جو اپنے گھر میں وضو کریں اور ہم سے ہمارے گھر میں ملاقات کریں۔

اَلَا اِنَّ عَلَی الْمَزُوْرِ کَرَامَةُ الزَّائِرِ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر اس کے زائر کا احترام فرض ہو جاتا ہے۔

اَلَا بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِیْ

لہٰذا میری طرف سے رات میں مسجد کی طرف

الظُّلُمَاتِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

آنے والوں کو قیامت کے چمکتے نور کی بشارت دے دو۔ (محاسن برقیؒ۔ ثواب الاعمال)

روزہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

روزہ صرف میرے لئے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (کافی۔ تہذیب)

دُعا

ترک دعا

مَنْ اَحْدَثَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ اَحْدَثَ وَتَوَضَّأَ وَلَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یَدْعُنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ اَحْدَثَ وَتَوَضَّأَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَدَعَانِیْ فَلَمْ اُجِبْهُ فِیْمَا یَسْئَلُ عَنْ اَمْرِ دِیْنِهٖ وَدُنْیَاهُ فَقَدْ جَفَوْتُهٗ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ۔

جو حدث کے بعد وضو نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جو وضو کر کے دو رکعت نماز نہ پڑھے اور دعا نہ کرے اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا۔ اور جو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول نہ کروں تو گویا میں نے اس پر ظلم کیا ہے، اور میں ظلم کرنے والا خدا نہیں ہوں۔

(ارشاد دیلمیؒ)

لَا تَمَلَّ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنِّیْ لَا اَمَلُّ مِنَ الْاِجَابَۃِ۔

خبردار دعا کرنے سے نہ تھکنا کہ میں قبول کرنے سے نہیں تھکتا ہوں۔ (عدۃ الداعی)

ناانصافی

عَبْدِیْ مَا اَنْصَفْتَنِیْ اُذْکُرُکَ وَتَنْسٰی ذِکْرِیْ وَاَدْعُوْکَ اِلٰی عِبَادَتِیْ وَتَذْھَبُ اِلٰی غَیْرِیْ وَاَرْزُقُکَ مِنْ خَزَائِنِیْ وَاٰمُرُکَ لِتَتَصَدَّقَ لِوَجْھِیْ فَلَا تُطِیْعُنِیْ وَاَفْتَحُ عَلَیْکَ اَبْوَابَ الرِّزْقِ وَاَسْتَقْرِضُکَ مِنْ مَالِیْ فَتَجْبَھُنِیْ وَاُذْھِبُ عَنْکَ الْبَلَاءَ وَاَنْتَ مُعْتَکِفٌ عَلٰی فِعْلِ الْخَطَایَا۔

میرے بندے! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں اپنی عبادت کے لئے بلاتا ہوں اور تو غیر کی طرف جاتا ہے اور میں تجھے اپنے خزانوں سے روزی دے کر صدقہ کا حکم دیتا ہوں لیکن تو اطاعت نہیں کرتا ہے۔ اور میں تجھ پر رزق کے دروازے کھول کر قرض مانگتا ہوں تو تو ٹھکرا دیتا ہے اور تجھ سے بلاء کو دور کر دیتا ہوں، تو مسلسل گناہوں پر اڑا رہتا ہے۔

یَابْنَ اٰدَمَ مَا یَکُوْنُ جَوَابُکَ لِیْ غَدًا اِذَا اَجَبْتَنِیْ۔

فرزند آدمؑ! اگر تو کل آنے والے دن میں جواب دینا بھی چاہے تو تیرا جواب کیا ہوگا؟۔ (ارشاد دیلمیؒ)

تین احسانات

یَابْنَ اٰدَمَ! تَطَوَّلْتُ عَلَیْکَ بِثَلَاثٍ

فرزند آدمؑ! میں نے تجھ پر تین احسانات کئے

سَتَرْتُ عَلَيْكَ مَا لَوْ يَعْلَمُ بِهٖ اَهْلُكَ مَا وَارُوْكَ وَاَوْسَعْتُ عَلَيْكَ فَاسْتَقْرَضْتُ مِنْكَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَيْرًا وَجَعَلْتُ لَكَ نَظْرَةً عِنْدَ مَوْتِكَ فِیْ ثُلُثِكَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَيْرًا۔

ہیں، تیرے ان عیوب کو چھپا دیا ہے جو گھر والوں کو معلوم ہو جاتے تو ہر گز نہ چھپاتے اور تجھ کو رزق وسیع دے کر تجھ سے قرض مانگا ہے لیکن تو نے کوئی خیر نہیں کیا ہے، اور موت کے وقت بھی ⅓ مال کا اختیار دے دیا ہے لیکن تو نے کار خیر نہیں انجام دیا ہے۔

معاملاتِ زندگی

سلام

اَلْبَخِيْلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ۔

اصلی بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی کرے۔ (کافی)

تہمت سے بچاؤ

جناب موسیٰؑ نے گذارش کی کہ خدایا مجھے لوگوں کے الزامات سے محفوظ بنا دے۔ تو ارشاد ہوا:

يَا مُوْسٰى مَا فَعَلْتُ هٰذَا لِنَفْسِیْ فَكَيْفَ لِنَفْسِكَ؟

یہ میں نے اپنے لئے نہیں کیا ہے تو تمھارے لئے کس طرح ہوگا؟

(ارشاد دیلمیؒ)

آدابِ طعام

اِبْدَءْ بِالْمِلْحِ وَاخْتِمْ بِالْمِلْحِ فَاِنَّ فِی الْمِلْحِ دَوَاءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ دَاءً۔

کھانے کی ابتدا بھی نمک سے کرو اور انتہا بھی نمک پر کرو کہ نمک میں ستّر امراض کی دوا ہے۔ (محاسن برقیؒ)

انگوٹھی

اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدٍ یَرْفَعُ یَدَہٗ وَفِیْهَا خَاتَمُ فَیْرُوْزَجٍ فَاَرُدُّهَا خَائِبَةً۔

مجھے شرم آتی ہے کہ بندہ فیروزہ کی انگوٹھی پہن کر دعا کرے اور میں خالی ہاتھ واپس کردوں۔ (عدۃ الداعی)

یادِ خدا

اُذْکُرْنِیْ فِیْ اَیَّامِ سَرَّائِكَ حَتّٰی اَسْتَجِیْبَ لَكَ فِیْ اَیَّامِ ضَرَّائِكَ۔

مجھے راحت کے دنوں میں یاد کرو، تاکہ میں پریشانی کے دنوں میں تمہارے کام آؤں۔ (بحار ۱۷/۲۶)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسُّوْرَۃُ الْاُوْلٰی

پہلی سورت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ کَیْفَ یَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ کَیْفَ یَجْمَعُ الْمَالَ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَبْرِ کَیْفَ یَضْحَکُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِزَوَالِ الدُّنْیَا کَیْفَ یَطْمَئِنُّ اِلَیْھَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِبَقَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَنَعِیْمِھَا کَیْفَ یَسْتَرِیْحُ۔

وَعَجِبْتُ لِمَنْ ھُوَ عَالِمٌ بِاللِّسَانِ وَجَاھِلٌ بِالْقَلْبِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ ھُوَ مُطَھَّرٌ بِالْمَاءِ وَغَیْرُ طَاھِرٍ بِالْقَلْبِ وَعَجِبْتُ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِعُیُوْبِ النَّاسِ وَھُوَ غَافِلٌ عَنْ عُیُوْبِ نَفْسِہٖ۔

وَعَجِبْتُ لِمَنْ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مُطَّلِعٌ عَلَیْہِ کَیْفَ یَعْصِیْہِ۔ وَعَجِبْتُ لِمَنْ یَعْلَمُ اَنَّہٗ یَمُوْتُ وَحْدَہٗ وَیَدْخُلُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورہائے توریت)

پہلی سورت

ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ مجھے اس شخص پر تعجّب ہوتا ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے کہ وہ خوش کس طرح ہوتا ہے، اور جو حساب کا یقین رکھتا ہے وہ مال کیوں جمع کرتا ہے۔ اور جو قبر کا یقین رکھتا ہے وہ ہنستا کس طرح ہے اور جو دنیا کے زوال کا یقین رکھتا ہے وہ اس سے مطمئن کس طرح ہوتا ہے اور جو آخرت کی بقا اور نعمتوں کا یقین رکھتا ہے وہ آرام کس طرح کرتا ہے۔

مجھے اس شخص سے بھی تعجّب ہوتا ہے جو زبان کا عالم ہوتا ہے اور دل کا جاہل ہوتا ہے یا بدن کو پانی سے پاک کر لیتا ہے اور دل کو اخلاص کے ذریعہ پاک نہیں کرتا ہے۔ یا لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں مصروف رہتا ہے اور اپنے عیوب کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے۔

یا یہ جانتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے اور پھر بھی گناہ کر رہا ہے۔

یا اسے معلوم ہے کہ تنہا مرنا ہے، تنہا قبر میں رہنا ہے اور تنہا منزلِ حساب

الْقَبْرِ وَحْدَهٗ وَيُحَاسَبُ وَحْدَهٗ كَيْفَ يَسْتَانِسُ بِالنَّاسِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ (دوسری سورت)

شَهِدَتْ نَفْسِىْ لِنَفْسِىْ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِىْ لَاشَرِيْكَ لِىْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ۔

مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَآئِىْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَآئِىْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَآئِىْ وَلَمْ يَقْنَعْ بِعَطَآئِىْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِىْ وَلْيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَآئِىْ۔

وَمَنْ اَصْبَحَ حَزِيْنًا عَلَى الدُّنْيَا فَكَاَنَّمَا اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَىَّ وَمَنِ اشْتَكٰى مُصِيْبَةً نَزَلَتْ بِهٖ اِلٰى غَيْرِىْ فَقَدْ شَكَانِىْ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَنِىٍّ فَتَوَاضَعَ لَهٗ مِنْ اَجَلِ غِنَائِهٖ ذَهَبَ ثُلُثُ دِيْنِهٖ وَمَنْ لَطَمَ وَجْهَهٗ عَلٰى مَيِّتٍ فَكَاَنَّمَا اَخَذَ رُمْحًا يُقَاتِلُنِىْ بِهٖ وَمَنْ كَسَرَ عُوْدًا عَلٰى قَبْرِ مَيِّتٍ فَكَاَنَّمَا هَدَمَ كَعْبَتِىْ بِيَدِهٖ۔

میں کھڑا ہونا ہے۔ وہ لوگوں سے دل کس طرح لگاتا ہے۔ نیز ارشاد احدیت ہے۔ حرف حق یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

دوسریٔ سورت

میں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے علاوہ نہ کوئی معبود ہے اور نہ میرا کوئی شریک ہے۔ محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

اور یاد رکھو۔ جو میرے فیصلہ سے راضی نہ ہو اور میرے امتحان پر صبر نہ کر سکے اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرے اور میری عطا پر قناعت نہ کرے اسے میرے علاوہ دوسرا خدا ڈھونڈھ لینا چاہیئے اور میرے آسمان کے سایہ سے نکل جانا چاہیئے۔

اور جو دنیا کے بارے میں محزون ہو، وہ گویا مجھ سے ناراض ہے اور جو کسی مصیبت کی فریاد میرے غیر سے کرے اس نے میری شکایت کی ہے۔ اور جو کسی مالدار کا دولت کی بنا پر احترام کرے اس کا ایک تہائی دین برباد ہے۔ اور جو کسی کی موت پر منھ پر طمانچے مارے اس نے گویا مجھ سے جنگ کرنے کے لیئے نیزہ اٹھالیا ہے اور جو کسی قبر کی تختی کو توڑ دے اس نے میرے کعبہ کو ڈھا دیا ہے۔

وَمَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيْنَ يَاكُلُ لَمْ اُبَالِ بِهٖ مِنْ اَيِّ بَابٍ اُدْخِلُهُ فِيْ جَهَنَّمَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِي الزِّيَادَةِ فِيْ دِيْنِهٖ فَهُوَ فِي النُّقْصَانِ وَمَنْ كَانَ فِي النُّقْصَانِ فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهٗ۔

وَمَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ زِدْتُهٗ عِلْمًا اِلٰى عِلْمِهٖ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ (تیسری سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ مَنْ قَنَعَ اِسْتَغْنٰى وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الدُّنْيَا فَقَدْ وَثِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

يَابْنَ اٰدَمَ مَنْ تَرَكَ الْحَسَدَ اِسْتَرَاحَ وَمَنِ اجْتَنَبَ الْحَرَامَ خَلَّصَ دِيْنَهٗ۔

مَنْ تَرَكَ الْغِيْبَةَ ظَهَرَتْ مَحَبَّتُهٗ فِي الْقُلُوْبِ۔ وَمَنِ اعْتَزَلَ عَنِ النَّاسِ سَلِمَ مِنْهُمْ۔

وَمَنْ قَلَّ كَلَامُهٗ كَمُلَ عَقْلُهٗ۔ وَمَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَنْتَ بِمَا تَعْلَمُ لَا تَعْمَلُ كَيْفَ تَطْلُبُ

اور جسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ کہاں سے کھا رہا ہے مجھے بھی اُس کی پرواہ نہیں ہے کہ کس دروازہ سے جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اپنے دین میں ترقی نہ کرے وہ نقصان میں ہے۔ اور جو نقصان میں رہے اس کے لئے موت ہی بہتر ہے۔

(یاد رکھو) جو اپنے علم پر عمل کرے گا میں مسلسل اس کے علم میں اضافہ کرتا رہوں گا۔

تیسری سورت

فرزند آدمؑ! جس نے قناعت اختیار کی وہ سب سے بے نیاز ہو گیا۔ اور جو تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو گیا اس نے خدا پر بھروسہ کر لیا۔

فرزند آدمؑ! جس نے حسد کو چھوڑ دیا وہ مطمئن ہو گیا، اور جس نے حرام سے پرہیز کر لیا اس نے اپنے دین کو خالص بنا لیا۔

جس نے غیبت کرنا چھوڑ دی اس کی محبّت لوگوں کے دلوں میں ظاہر ہو گئی اور جو لوگوں سے الگ ہو گیا اس نے اپنے کو لوگوں سے محفوظ بنا لیا۔

جس کا کلام مختصر ہو گیا اس کی عقل کامل ہو گئی، اور جو تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جائے گا خدا اس کے مختصر عمل سے بھی راضی ہو جائے گا۔

فرزند آدمؑ! تو جس قدر جانتا ہے اس پر بھی عمل نہیں کرتا ہے تو اب

مَا لَا تَعْلَمُ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اَفْنَیْتَ عُمُرَكَ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا فَمَتٰی تَطْلُبُ الْاٰخِرَةَ۔

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ (چوتھی سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ حَرِیْصًا عَلَی الدُّنْیَا لَمْ یَزِدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا وَفِی الدُّنْیَا اِلَّا كَدًّا وَفِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا جُهْدًا وَاَلْزَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَلْبَهٗ هَمًّا لَا یَنْقَطِعُ عَنْهُ اَبَدًا وَفَقْرًا لَا یَنَالُ غِنَاهُ اَبَدًا وَاَمَلًا لَا یَنَالُ مُنَاهُ اَبَدًا۔

یَابْنَ اٰدَمَ كُلَّ یَوْمٍ یَنْقُصُ مِنْ عُمُرِكَ وَاَنْتَ لَا تَدْرِیْ وَیَاتِیْ كُلَّ یَوْمٍ رِزْقُكَ مِنْ عِنْدِیْ وَاَنْتَ لَا تَحْمَدُ۔ فَلَا بِالْقَلِیْلِ تَقْنَعُ وَلَا بِالْكَثِیْرِ تَشْبَعُ۔

یَابْنَ اٰدَمَ مَا مِنْ یَوْمٍ جَدِیْدٍ اِلَّا وَیَاتِیْكَ مِنْ عِنْدِیْ رِزْقٌ جَدِیْدٌ وَمَا مِنْ لَیْلَةٍ اِلَّا وَیَاتِیْنِیْ مَلٰئِكَتِیْ مِنْ عِنْدِكَ بِعَمَلٍ قَبِیْحٍ۔ تَاكُلُ رِزْقِیْ وَتَعْصِیْنِیْ وَاَنْتَ تَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَكَ۔

علم کے لئے کیوں پریشان ہے۔

فرزند آدمؑ! تو نے ساری زندگی تو دنیا طلب کرنے میں گذار دی تو اب آخرت طلب کرنے کا کام کب انجام دے گا۔

چوتھی سورت

فرزند آدمؑ! جو دنیا کا حریص ہو جائے گا وہ خدا سے دور تر ہو جائے گا اور دنیا میں پریشانی اور آخرت میں مشقت کے علاوہ کچھ نہ پا سکے گا اور پروردگار بھی اس کے دل پر ایسا رنج مسلّط کر دے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا اور ایسی فقیری دیدے گا کہ کبھی بے نیازی حاصل نہ کر سکے، اور ایسی امید میں مبتلا ہو جائے گا جس کا مدعا کبھی حاصل نہ ہو سکے۔

فرزند آدمؑ! تیری عمر روزانہ کم ہوتی جارہی ہے اور تجھے خبر بھی نہیں ہو رہی ہے اور تیرا رزق روزانہ آرہا ہے اور تو شکر خدا بھی نہیں کر رہا ہے۔ نہ تو قلیل پر قناعت کرتا ہے اور نہ کثیر سے شکم سیر ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی نیا دن آتا ہے تو تیرے پاس میری طرف سے نیا رزق بھی آجاتا ہے۔ مگر جب کوئی رات آتی ہے تو فرشتے تیری طرف بُرائیوں کا دفتر لے کر آجاتے ہیں۔ تو میرا ہی رزق کھاتا ہے اور میری ہی نافرمانی کرتا ہے۔ مگر اس کے بعد بھی جب تو دعا کرتا ہے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔

خَیرِیْ اِلَیْکَ نَازِلٌ وَشَرُّکَ اِلَیَّ صَاعِدٌ۔ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی اَنَا وَبِئْسَ الْعَبْدُ اَنْتَ تَسْئَلُنِیْ فَاُعْطِیْکَ وَاَسْتُرُ اِلَیْکَ سُوْءً بَعْدَ قَبِیْحٍ۔

اَنَا اَسْتَحْیِ مِنْکَ وَاَنْتَ لَا تَسْتَحْیِ مِنِّیْ وَ وَتَنْسَانِیْ وَتَذْکُرُ غَیْرِیْ وَ تَخَافُ النَّاسَ وَتَامَنُ غَضَبِیْ۔

اَلسُّوْرَۃُ الْخَامِسَۃُ (پانچویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ لَا تَکُنْ مِمَّنْ یَطْلُبُ التَّوْبَۃَ بِطُوْلِ الْاَمَلِ وَیَرْجُو الْاٰخِرَۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ۔ یَقُوْلُ قَوْلَ الزَّاھِدِیْنَ وَیَعْمَلُ عَمَلَ الْمُنَافِقِیْنَ۔ اِنْ اُعْطِیَ لَا یَقْنَعُ وَاِنْ مُنِعَ لَا یَصْبِرُ۔ یَامُرُ بِالْخَیْرِ وَلَا یَفْعَلُہٗ وَیَنْھٰی عَنِ الشَّرِّ وَلَا یَنْھٰی عَنْہُ۔ وَیُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَیْسَ مِنْھُمْ۔ وَ یُبْغِضُ الْمُنَافِقِیْنَ وَھُوَ مِنْھُمْ۔ یَابْنَ اٰدَمَ مَا مِنْ یَوْمٍ جَدِیْدٍ اِلَّا وَالْاَرْضُ تُخَاطِبُکَ وَتَقُوْلُ یَابْنَ اٰدَمَ تَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ وَمَصِیْرُکَ فِیْ بَطْنِیْ وَتُذْنِبُ عَلٰی ظَھْرِیْ وَتُعَذَّبُ فِیْ بَطْنِیْ۔

میرا خیر تیری طرف آرہا ہے اور تیرا شر میری طرف آرہا ہے۔ دیکھ میں کیا بہترین مولا ہوں اور تو کتنا بدترین بندہ ہے۔ تو مجھ سے مانگتا ہے تو عطا کردیتا ہوں اور پھر تیری بُرائیوں کو چھپاتا بھی رہتا ہوں۔

میں تیرے حالات سے شرماتا ہوں اور تو اپنے گناہوں سے نہیں شرماتا ہے۔ مجھے بھول جاتا ہے اور غیروں کو یاد رکھتا ہے۔ بندوں کے عتاب سے خوفزدہ رہتا ہے اور میرے غضب کی طرف سے اپنے کو بالکل مطمئن بنا لیا ہے۔

پانچویں سورت

فرزند آدمؑ! ان لوگوں میں نہ ہو جا جو لمبی لمبی امیدوں کے ساتھ توبہ کے طلبگار ہیں اور بغیر عمل کے آخرت حاصل کرلینا چاہتے ہیں۔ دنیا میں باتیں زاہدوں جیسی کرتے ہیں اور کام منافقوں جیسا انجام دیتے ہیں۔ کچھ دے دیا جاتا ہے تو قناعت نہیں کرتے ہیں اور روک لیا جاتا ہے تو صبر نہیں کرتے ہیں۔ دوسروں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے ہیں اور بُرائیوں سے منع کرتے ہیں اور خود چھوڑتے نہیں ہیں۔ نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں مگر خود نیک نہیں بنتے ہیں اور منافقین سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں مگر خود بھی ویسے ہی ہیں۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی نیا دن آتا ہے تو زمین تجھے آواز دیتی ہے کہ تو آج میری پشت پر چل رہا ہے، لیکن کل تجھے میرے شکم میں آنا ہے۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْشَةِ وَاَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَاَنَا بَيْتُ الْهَوَانِ فَاعْمُرْنِيْ وَلَا تُخَرِّبْنِيْ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ (چھٹی سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ مَا خَلَقْتُكُمْ لِاَسْتَكْثِرَ بِكُمْ مِنْ قِلَّةٍ وَلَا لِاَسْتَانِسَ بِكُمْ مِنْ وَحْشَةٍ وَلَا لِاَسْتَعِيْنَ بِكُمْ عَلٰى اَمْرٍ عَجَزْتُ عَنْهُ وَلَا لِاَجْلِ مَنْفَعَةٍ وَلَا لِدَفْعِ مَضَرَّةٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُوْالِيْ طَوِيْلًا وَتَشْكُرُوْا لِيْ كَثِيْرًا وَتُسَبِّحُوْنِيْ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَحُرَّكُمْ وَعَبْدَكُمْ وَاِنْسَاكُمْ وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعْتُمْ عَلٰى طَاعَتِيْ لَمَا زَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَحُرَّكُمْ وَعَبْدَكُمْ وَاِنْسَاكُمْ وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعْتُمْ عَلٰى مَعْصِيَتِيْ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِيْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔

فرزند آدمؑ! یاد رکھنا، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں، میں تاریکیوں کا گھر ہوں، میں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہوں، میں بڑی ذلّت کا گھر ہوں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ مجھے آباد کرلے اور برباد نہ کر۔

چھٹی۶ سورت

فرزند آدمؑ! میں نے تجھے اس لئے نہیں بنایا ہے کہ اپنی قلّت کو کثرت میں تبدیل کردوں یا اپنی وحشت کے لئے انس کا سامان فراہم کرلوں، یا کسی کام کے انجام دینے میں کمزور ہوں تو طاقت کا انتظام کرلوں، یا تجھ سے کوئی فائدہ حاصل کرلوں یا کسی خطرہ کا دفاع کرلوں۔ میں نے تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ میری عبادت کرتے رہنا اور صبح و شام میری پاکیزگی کی تسبیح پڑھتے رہنا۔

یاد رکھو! اگر تمھارے اول و آخر، زندہ و مُردہ، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام سب مل کر میری اطاعت کرنے لگیں تو میرے ملک میں ذرّہ برابر اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر اول و آخر، زندہ و مُردہ، صغیر و کبیر، غلام و آزاد سب نافرمانی پر اُتر آئیں تو میری سلطنت میں ذرّہ برابر کمی نہیں ہوگی۔

جو شخص بھی کوشش کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے۔ خدا تمام عالمین سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةُ (ساتویں سورت)

یَا عَبِیْدَ الدَّنَانِیْرِ وَ الدَّرَاھِمِ اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ لَکُمُ الدَّرَاھِمَ وَ الدَّنَانِیْرَ اِلَّا لِتَاکُلُوْا بِھَا رِزْقِیْ وَ تَلْبِسُوْا بِھَا ثِیَابِیْ وَ تُنْفِقُوْا بِھَا فِیْ سَبِیْلِیْ فَاَخَذْتُمْ کِتَابِیْ فَجَعَلْتُمُوْہُ تَحْتَ اَقْدَامِکُمْ وَ اَخَذْتُمُ الدُّنْیَا فَجَعَلْتُمُوْہُ فَوْقَ رُؤُسِکُمْ وَ رَفَعْتُمْ بُیُوْتَکُمْ وَ خَفَضْتُمْ بُیُوْتِیْ وَ اٰنَسْتُمْ بُیُوْتَکُمْ وَ اَوْحَشْتُمْ بُیُوْتِیْ فَلَا اَنْتُمْ عَبِیْدٌ اَحْرَارٌ اَبْرَارٌ۔

یَا عَبِیْدَ الدُّنْیَا اِنَّمَا مَثَلُکُمْ کَالْقُبُوْرِ الْمُجَصَّصَۃِ یُرٰی ظَاھِرُھَا مَلِیْحًا وَ بَاطِنُھَا قَبِیْحًا۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ کَمَا لَا یُغْنِی الْمِصْبَاحُ فَوْقَ الْبَیْتِ عَنِ الظُّلْمَۃِ الدَّاخِلَۃِ عَلَیْھَا کَذَالِکَ لَا یُغْنِیْ کَلَامُکُمُ الطَّیِّبُ مَعَ اَفْعَالِکُمُ الرَّدِیَّۃِ۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ اَخْلِصْ عَمَلَکَ وَ لَا تَسْئَلْنِیْ فَاِنِّیْ اُعْطِیْکَ اَکْثَرَ مِمَّا یَطْلُبُ السَّائِلُوْنَ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ (آٹھویں سورت)

یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنِّیْ لَمْ اَخْلُقْکُمْ عَبَثًا وَ لَا جَعَلْتُکُمْ سُدًی

ساتویں سورت

اے درہم و دینار کے بندو! میں نے درہم و دینار کو صرف اس لئے پیدا کیا تھا کہ اس کے ذریعہ میرا رزق کھا سکو۔ میرے لباس پہن سکو، اور میری راہ میں خرچ کر سکو۔ مگر تم نے میری کتاب کو اپنے قدموں کے نیچے ڈال دیا اور دنیا کو اپنے سروں پر اٹھا لیا۔ اپنے واسطے اونچے اونچے گھر بنائے اور میرے گھر کو پست بنا دیا۔ اپنے گھروں سے مانوس ہو، اور میرے گھروں سے گھبراتے ہو۔ تم واقعًا نیک کردار اور آزاد بندے نہیں ہو۔

اے دنیا کے بندو! تمھاری مثال ان پختہ قبروں جیسی ہے جو باہر سے خوبصورت دکھائی دیتی ہے، لیکن اندر کا معاملہ بہت بُرا ہے۔

فرزند آدمؑ! جس طرح گھر کے اوپر جلنے والا چراغ اندر کو روشن نہیں کر سکتا ہے اسی طرح تمھاری بہترین گفتگو بُرے کردار کیساتھ تمھارے کام نہیں آسکتی ہے۔

فرزند آدمؑ! اپنے عمل کو خالص بنا لے اور پھر مجھ سے سوال بھی نہ کر۔ میں تجھے سوال کرنے والوں سے زیادہ ہی عطا کر دوں گا۔

آٹھویں سورت

فرزند آدمؑ! میں نے تجھے بیکار نہیں پیدا کیا ہے اور نہ مہمل چھوڑ دیا ہے،

وَلَا اَنَا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَنَالُوْا مَا عِنْدِیْ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰی مَا تَکْرَهُوْنَ فِیْ طَلَبِ رِضَائِیْ۔ وَالصَّبْرُ عَلٰی طَاعَتِیْ اَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰی حَرِّ النَّارِ۔ وَعَذَابُ الدُّنْیَا اَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ وَکُلُّکُمْ مَرِیْضٌ اِلَّا مَنْ شَفَیْتُهٗ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُهٗ وَکُلُّکُمْ هَالِکٌ اِلَّا مَنْ اَنْجَیْتُهٗ وَکُلُّکُمْ مُسِیْئٌ اِلَّا مَنْ عَصَمْتُهٗ فَتُوْبُوْا اِلَیَّ اَرْحَمْکُمْ وَلَا تَهْتِکُوْا اَسْتَارَکُمْ عِنْدَ مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ اَسْرَارُکُمْ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ (نویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ لَا تَلْعَنُوا الْمَخْلُوْقِیْنَ فَتَرْجِعُ اللَّعْنَةُ عَلَیْکُمْ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اسْتَقَامَتْ سَمٰوَاتِیْ فِی الْهَوَاءِ بِلَا عَمَدٍ بِاسْمِ

اور نہ تیرے عمل سے غافل ہوں۔ تو میرے اجر و ثواب کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا ہے، جب تک میری رضا کی تلاش میں ناخوشگوار حالات پر صبر نہ کرلے۔ کہ میری اطاعت کی راہ میں زحمتیں برداشت کرلینا جہنم کی آگ کو برداشت کرنے سے آسان تر ہے اور دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کمتر ہے۔

فرزند آدمؑ! تم سب بھٹکے ہوئے ہو جب تک میں ہدایت نہ دیدوں۔ اور سب مریض ہو جب تک میں شفا نہ دیدوں۔ اور سب فقیر ہو جب تک میں غنی نہ بنادوں۔ اور سب ہلاک ہونے والے ہو، جب تک میں نجات نہ دیدوں۔ اور سب برائیوں کی زد پر ہو جب تک میں محفوظ نہ بنادوں۔ لہٰذا موقع غنیمت ہے میری بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ میں مہربانی کردوں اور کم سے کم اس کے سامنے تو اپنے پردۂ شرم و حیا کو چاک نہ کرو جس پر کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے۔!

نویں سورت

فرزند آدمؑ! لوگوں کو برا بھلا نہ کہو کہ یہ لعنت پلٹ کر تمھاری طرف آجائے۔

فرزند آدمؑ! میرے ایک نام کے سہارے فضاؤں میں آسمان ٹھہر گئے

مِنْ اَسمَآئِیْ وَلَا تَسْتَقِیْمُ قُلُوْبُکُمْ بِاَلْفِ مَوْعِظَةٍ مِنْ کِتَابِیْ۔

یَآاَیُّهَا النَّاسُ کَمَا لَا یَلِیْنُ الْحَجَرُ فِی الْمَآءِ کَذَالِكَ لَا تُفِیْدُ الْمَوْعِظَةُ فِی الْقُلُوْبِ الْقَاسِیَةِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ کَیْفَ لَا تَجْتَنِبُوْنَ الْحَرَامَ وَلَا اکْتِسَابَ الْاٰثَامِ وَلَا تَخَافُوْنَ النِّیْرَانَ وَلَا تَتَّقُوْنَ غَضَبَ الرَّحْمٰنِ۔

فَلَوْلَا مَشَائِخُ رُکَّعٌ وَاَطْفَالٌ رُضَّعٌ وَبَهَائِمُ رُتَّعٌ وَشَبَابٌ خُشَّعٌ لَجَعَلْتُ السَّمَآءَ فَوْقَکُمْ وَالْاَرْضَ صُفْرًا وَالتُّرَابَ جَمَادًا وَلَا اَنْزَلْتُ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَآءِ قَطْرَةً وَلَا اَنْبَتُّ لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ حَبَّةً وَاَصْبَبْتُ عَلَیْکُمُ الْعَذَابَ صَبًّا۔

اَلسُّوْرَةُ الْعَاشِرَةُ (دسویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ قَدْ جَآئَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ وَاِنَّکُمْ لَا تُحْسِنُوْنَ اِلَّا بِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ وَلَا تَصِلُوْنَ اِلَّا لِمَنْ وَصَلَکُمْ وَلَا تُکَلِّمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ کَلَّمَکُمْ وَلَا تُطْعِمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَطْعَمَکُمْ وَلَا تُنْصِفُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَنْصَفَکُمْ

مگر میرے کتاب کے ہزار موعظوں کے بعد بھی تمھارے دل سیدھے نہ ہو سکے۔

ایہا الناس! جس طرح پتھر پانی میں رہ کر نرم نہیں ہو جاتا ہے اسی طرح وعظ و نصیحت بھی سنگدل انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! آخر تم حرام اور گناہ سے پرہیز کیوں نہیں کرتے ہو؟ تمھیں جہنم کی آگ اور خدائے رحمٰن کے غضب کا خوف کیوں نہیں ہے۔؟

یاد رکھو! اگر رکوع کرنے والے بوڑھے، دودھ پیتے بچے، صحراؤں میں چرنے والے جانور اور خوفِ خدا رکھنے والے نوجوان نہ ہوتے تو میں تمھارے سروں پر آسمان کو لوہا اور تمھارے نیچے زمین کو پیتل اور خاک کو پتھر بنا دیتا کہ نہ آسمان سے ایک قطرہ پانی برستا اور نہ زمین سے ایک دانہ پیدا ہوتا اور میں تمھارے سروں پر عذاب کو انڈیل دیتا۔

دسویں سورت

فرزند آدمؑ! تمھارے پاس پروردگار کی طرف سے حق آچکا ہے۔

اب جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔

جب تم اس کے ساتھ نیکی کرتے ہو جو تمھارے ساتھ نیکی کرتا ہے اور اسی سے تعلقات رکھتے ہو جو تمھارے ساتھ تعلقات رکھتا ہے، اور اسی سے بات چیت کرتے ہو جو تم سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسی کو کھلاتے ہو جو تم کو کھلاتا ہے،

وَلَا تُكْرِمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَكْرَمَكُمْ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ۔

اِنَّمَا الْمُوْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الَّذِيْنَ يُحْسِنُوْنَ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ اِلَيْهِمْ وَيَصِلُوْنَ اِلٰى مَنْ قَطَعَهُمْ وَيُعْطُوْنَ اِلٰى مَنْ حَرَمَهُمْ وَيُنْصِفُوْنَ مَنْ خَانَهُمْ وَيُكَلِّمُوْنَ اِلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ وَيُكْرِمُوْنَ مَنْ اَهَانَهُمْ۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةُ عَشَرَ (گیارہویں سورت)

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَ مَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَبِهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ وَبِهَا يَفْرَحُ مَنْ لَا يَقِيْنَ لَهٗ وَ عَلَيْهَا يَحْرَصُ مَنْ لَا تَوَكَّلَ لَهٗ وَيَطْلُبُ شَهْوَاتِهَا مَنْ لَا مَعْرِفَةَ لَهٗ۔

فَمَنْ اَخَذَ نِعْمَةً زَائِلَةً وَحَيٰوةً مُنْقَطِعَةً وَشَهْوَةً فَانِيَةً ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَعَصٰى رَبَّهٗ وَ نَسِيَ

اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہو جو تمھارے ساتھ انصاف کرتا ہے، اور اسی کا احترام کرتے ہو جو تمھارا احترام کرتا ہے۔ تو ایک دوسرے کا فضل ہی کیا ہے۔؟

واقعی خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھنے والے تو وہ ہیں جو برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور قطع تعلق کر لینے والوں کے ساتھ بھی تعلقات برقرار رکھتے ہیں اور محروم کر دینے والوں کو بھی عطا کرتے ہیں اور خیانت کرنے والوں کے ساتھ بھی انصاف کرتے ہیں اور بول چال بند کر دینے والوں کے ساتھ بھی بات چیت جاری رکھتے ہیں اور توہین کرنے والوں کا بھی احترام کرتے ہیں۔

گیارہویں سورت

لوگو! یہ دنیا ان کا گھر ہے جن کا کوئی گھر نہیں ہے اور ان کا مال ہے جن کا کوئی مال نہیں ہے۔ یہاں وہ شخص مال جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہے۔ اور وہ شخص اکڑتا ہے جسے آخرت کا یقین نہیں ہے، اور وہ شخص لالچ کرتا ہے جسے خدا پر بھروسہ نہیں ہے، اور اس کے خواہشات کو وہ شخص طلب کرتا ہے جس کے پاس معرفت نہیں ہے۔

(یاد رکھو!) جس شخص نے اس زوال پذیر نعمت، اس چند روزہ زندگی اور اس دار فانی کی خواہش کو اپنا لیا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنے پروردگار

اٰخِرَتَہٗ وَغَرَّتَہٗ حَیَاتُہٗ۔

اَلسُّوْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَشَرَ (بارہویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ اُذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ الخ کَمَا لَا تَھْتَدُوْنَ السَّبِیْلَ اِلَّا بِالدَّلِیْلِ فَکَذٰلِکَ لَا تَھْتَدُوْنَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَکَمَا لَا تَجْتَمِعُوْنَ الْمَالَ اِلَّا بِالتَّعَبِ فَکَذٰلِکَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَی الْعِبَادَۃِ فَتَقَرَّبُوْا بِالنَّوَافِلِ وَاطْلُبُوْا رِضَآئِیْ بِرِضَاءِ الْمَسَاکِیْنِ فَاِنَّ رِضَآئِیْ لَا یُفَارِقُھُمْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا۔

وَارْغَبُوْا فِیْ مُجَالَسَتِکُمُ الْعُلَمَاءَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَا تُفَارِقُھُمْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا۔

یَا مُوْسٰی اِسْمَعْ مَا اَقُوْلُ وَالْحَقُّ مَا اَقُوْلُ اِنَّہٗ مَنْ تَکَبَّرَ عَلٰی مِسْکِیْنٍ حَشَرْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی صُوْرَۃِ ذَرَّۃٍ تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ وَمَنْ تَعَرَّضَ بِھَتْکِ سِتْرِ مُسْلِمٍ اَھْتِکُ سِتْرَہٗ سَبْعِیْنَ مَرَّۃٍ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِعَالِمٍ اَوْ وَالِدَیْہِ رَفَعْتُہٗ فِی الدَّارَیْنِ وَمَنْ

کی نافرمانی کی، اپنی آخرت کو بھول گیا اور اسے دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیدیا۔

بارہویں سورت

فرزند آدمؑ! ہماری نعمتوں کو یاد کرو، جو ہم نے تمھیں عنایت کی ہیں۔ اور یاد رکھو کہ جس طرح بغیر رہنما کے راستہ نہیں پا سکتے ہو، اسی طرح بغیر علم کے جنّت کا راستہ نہیں مل سکتا ہے۔ اور جس طرح بغیر زحمت کے مال جمع نہیں کر سکتے ہو، اُسی طرح عبادت کی مشقت برداشت کیے بغیر جنّت میں داخل نہیں ہو سکتے ہو۔ لہٰذا مستحب نمازوں کے ذریعہ قرب خدا حاصل کرو اور غریب بندوں کو خوش کر کے میری رضا تلاش کرو کہ میری رضا میرے مسکین بندوں کی رضا سے ایک لمحہ کے لئے جُدا نہیں ہو سکتی ہے۔

علماء کی محفل میں حاضری کی رغبت پیدا کرو کہ میری رحمت ایک لمحہ کو بھی ان سے جُدا نہیں ہوتی ہے۔

موسیٰ! میری بات کو غور سے سنو کہ میری بات ہمیشہ حرف حق ہوتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص بھی کسی مسکین کے سامنے غرور کا مظاہرہ کرے گا میں اسے روزِ قیامت ایک ذرّہ کی شکل میں محشور کروں گا جو ہر ایک کے قدموں کے نیچے ہوگا۔ اور جو کوئی بندۂ مسلم کی ایک مرتبہ ہتک حرمت کرے گا، میں ستّر مرتبہ اسے ذلیل کروں گا۔ اور جو کسی عالم یا اپنے والدین کے سامنے تواضع سے پیش آئے گا اسے دنیا و آخرت

اَهَانَ مُؤمِنًا مُسْلِمًا لِفَقْرِهٖ فَقَدْ بَارَزَنِیْ فِی الْمُحَارَبَۃِ وَمَنْ اَحَبَّ مُؤمِنًا مِنْ اَجْلِیْ صَافَحَتْهُ الْمَلَآئِکَۃُ فِی الدَّارَیْنِ فِی الدُّنْیَا سِرًّا وَفِی الْاٰخِرَۃِ جَهْرًا۔

اَلسُّوْرَۃُ الثَّالِثَۃُ عَشَرَ (تیرہویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ اَطِیْعُوْنِیْ بِقَدْرِ حَوَائِجِکُمْ اِلَیَّ وَاعْصُوْنِیْ بِقَدْرِ صَبْرِکُمْ عَلَی النَّارِ وَتَزَوَّدُوْا مِنَ الدُّنْیَا بِقَدْرِ مَسْکَنِکُمْ فِیْهَا وَلَاتَنْظُرُوْا اِلٰی اٰجَالِکُمُ الْمُتَأَخِّرَۃِ وَاَرْزَاقِکُمُ الْحَاضِرَۃِ وَذُنُوْبِکُمُ الْمَسْتُوْرَۃِ۔

وَکُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهِیْ وَلَوْخِفْتُمْ مِنَ النَّارِ کَمَا خِفْتُمْ مِنَ الْفَقْرِ لَاَغْنَیْتُکُمْ مِنْ حَیْثُ لَاتَحْتَسِبُوْنَ وَلَوْرَغِبْتُمْ فِی الْجَنَّۃِ کَمَا رَغِبْتُمْ فِی الدُّنْیَا لَاَسْعَدْتُکُمْ فِی الدَّارَیْنِ۔

وَلَاتُمِیْتُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ الدُّنْیَا فَزَوَالُهَا قَرِیْبٌ۔

میں سر بلند کر دوں گا۔ اور جو کسی مومنِ مسلم کی غربت کی بنا پر توہین کرے گا وہ گویا مجھ سے اعلانِ جنگ کرے گا۔ اور جو کسی مومن سے میری خاطر محبّت کرے گا، اس سے دنیا میں باطنی طور پر اور آخرت میں علی الاعلان میرے ملائکہ مصافحہ کریں گے۔

تیرہویں(۱۳) سورت

فرزندِ آدمؑ! جس قدر مجھ سے حاجتیں رکھتے ہو، اسی قدر میری اطاعت کرو، اور جس قدر جہنم کی آگ برداشت کر سکتے ہو اسی قدر میری نافرمانی کرو۔ اور جس قدر آخرت میں رہنا ہے اسی قدر سامان اس دنیا سے لے کر چلو۔ اپنی اس موت پر نظر نہ کرو جو دیر میں آنے والی ہے، نہ اس رزق کو دیکھو جو سامنے موجود ہے، اور نہ ان گناہوں کو دیکھو جو لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہیں۔

میرے علاوہ ہر شے فنا ہونے والی ہے۔ اگر تم جہنم سے اتنا ہی ڈرتے جتنا فقیری سے ڈرتے ہو، تو میں تمھیں اس طرح غنی بنا دیتا جس کا تمھیں خیال بھی نہ ہوتا اور اگر تمھارے اندر جنّت کی اتنی ہی رغبت ہوتی جتنی دنیا کی ہے، تو میں تمھیں دنیا و آخرت دونوں میں نیک بخت بنا دیتا۔

دیکھو دنیا کی محبت پیدا کر کے اپنے دلوں کو مُردہ نہ بناؤ کہ یہ عنقریب فنا ہو جانے والی ہے۔!

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ عَشَرَ (چودہویں سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ كَمْ مِنْ سِرَاجٍ اَطْفَأَتْهُ الرِّيْحُ وَكَمْ مِنْ عَابِدٍ اَفْسَدَهُ الْعُجْبُ وَكَمْ مِنْ فَقِيْرٍ اَفْسَدَهُ الْفَقْرُ وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ اَفْسَدَهُ الْغِنٰى وَكَمْ مِنْ صَحِيْحٍ اَفْسَدَهُ الْعَافِيَةُ وَكَمْ مِنْ عَالِمٍ اَفْسَدَهُ الْعِلْمُ۔

يَابْنَ اٰدَمَ زَارِعُوْنِىْ وَرَابِحُوْنِىْ وَاسْئَلُوْنِىْ وَعَامِلُوْنِىْ فَاِنَّ رِبْحَكُمْ عِنْدِىْ مَالَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

وَلَا تَنْفَدُ خَزَائِنِىْ وَلَا يَنْقُصُ مُلْكِىْ وَاَنَا الْوَهَّابُ۔

يَابْنَ اٰدَمَ دِيْنُكَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ فَاِنْ صَلَحَ دِيْنُكَ صَلَحَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ وَاِنْ فَسَدَ دِيْنُكَ فَسَدَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ۔

فَلَا تَكُنْ كَالْمِصْبَاحِ يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ بِالنَّارِ وَاَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ فَاِنِّىْ لَااَجْمَعُ حُبِّىْ وَحُبَّ الدُّنْيَا فِىْ قَلْبٍ وَاحِدٍ اَبَدًا كَمَا

چودہویں سورت

فرزند آدمؑ! کتنے ہی چراغ ایسے ہیں جنہیں ہواؤں نے بجھا دیا، اور کتنے ہی عبادت گذار ایسے ہیں جن کی عبادتوں کو خودپسندی نے برباد کر دیا، اور کتنے ہی فقیر ایسے ہیں جنہیں فقیری نے تباہ کر دیا، اور کتنے ہی غنی ایسے ہیں جنہیں مالداری نے برباد کر دیا، کتنے ہی صحتمند ہیں جنہیں صحت و عافیت نے فاسد بنا دیا، اور کتنے ہی عالم ہیں جنہیں علم نے تباہ کر دیا۔

لہذا ہمارے ساتھ زراعت کرو اور فائدہ حاصل کرو۔ ہم سے سوال کرو اور ہمیں سے معاملہ کرو۔ تمہارے لئے ہمارے پاس وہ فائدہ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سُنا ہے، اور نہ کسی کے خیال میں گذرا ہے۔

میرے خزانے ختم ہونے والے نہیں ہیں اور میرا ملک کم ہونے والا نہیں ہے۔ میں ہی سب کو عطا کرنے والا ہوں۔

فرزند آدمؑ! تمہارا دین ہی تمہارا گوشت اور خون ہے۔ لہذا اگر دین صحیح ہے تو گوشت اور خون بھی صالح ہے، اور اگر دین فاسد ہے تو گوشت اور خون بھی فاسد ہے۔

خبردار! اس چراغ کے مانند نہ ہو جاؤ جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور خود اپنے کو جلا لیتا ہے۔ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو کہ میری اور اسکی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہے جس طرح پانی اور آگ کا ایک برتن میں اجتماع

لَا يَجْتَمِعُ الْمَاءُ وَالنَّارُ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

وَارْفَقْ بِنَفْسِكَ فِيْ جَمْعِ الرِّزْقِ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ وَالْبَخِيْلَ مَذْمُوْمٌ وَالنِّعْمَةَ لَا تَدُوْمُ وَالْاَجَلَ مَعْلُوْمٌ۔

وَخَيْرُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَخَيْرُ الْغِنٰى الْقَنَاعَةُ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَشَرُّ صَلَاحِكُمُ الْكِذْبُ وَشَيُّ نَصِيْحَتِكُمُ النَّمِيْمَةُ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةَ عَشَرَ (پندرہویں سورت)

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وَلِمَ تَنْهَوْنَ عَمَّا لَا تَنْتَهُوْنَ وَلِمَ تَأْمُرُوْنَ بِمَا لَا تَعْمَلُوْنَ وَلِمَ تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَلِمَ التَّوْبَةَ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ تُؤَخِّرُوْنَ وَبِعَامٍ بَعْدَ عَامٍ تَنْتَظِرُوْنَ۔

أَلَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَمَانٌ اَمْ بِاَيْدِيْكُمْ بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّيْرَانِ اَمْ تَحَقَّقْتُمُ الْفَوْزَ بِالْجِنَانِ ءَاَنْظَرَتْكُمُ النِّعْمَةُ وَغَرَّكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى طُوْلُ الْاٰمَالِ۔

محال ہے۔

روزی جمع کرنے میں اپنے حال پر رحم کرو کہ روزی پہلے سے معین ہے، اور لالچی آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ بخیل قابل مذمت ہوتا ہے، اور نعمت بہر حال رہنے والی نہیں ہے اور پھر مدت حیات بھی معین ہے۔

بہترین حکمت خوفِ خدا ہے، اور بہترین مالداری قناعت ہے۔ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور بد ترین سامان جھوٹ ہے اور بد ترین اخلاص چغلخوری ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۱۵
پندرہویں سورت

ایمان والو! وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، اور اس سے لوگوں کو کیوں روکتے ہو جس سے خود پرہیز نہیں کرتے ہو، اور اس بات کا کیوں حکم دیتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔ اس مال کو کیوں جمع کر رہے ہو جس کو کھانے والے نہیں ہو، اور توبہ کو روزانہ کیوں ٹال رہے ہو، اور ہر سال کے بعد ایک نئے سال کا انتظار کیوں کر رہے ہو۔؟

کیا تمھیں موت سے امان مل گئی ہے، یا تمھارے ہاتھ میں جہنم سے برائت کا پروانہ آگیا ہے، یا تمھارا جنّت میں داخلہ یقینی ہو گیا ہے، یا تمھیں نعمتوں نے مہلت دے دی ہے اور لمبی لمبی امیدوں نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الصِّحَّةُ وَالسَّلَامَةُ فَإِنَّ اَيَّامَكُمْ مَعْلُوْمَةٌ وَاَنْفَاسَكُمْ مَعْدُوْدَةٌ وَسَرَآئِرَكُمْ مَكْشُوْفَةٌ وَاَسْتَارَكُمْ مَهْتُوْكَةٌ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَآ اُوْلِي الْاَلْبَابِ وَقَدِّمُوْا مَا فِيْ اَيْدِيْكُمْ لِمَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَقَدَّمْ عَلٰى عَمَلِكَ فَإِنَّكَ فِيْ هَدْمِ عُمْرِكَ وَمِنْ يَوْمٍ خَرَجْتَ مِنْ بَطْنِ اُمِّكَ تَدْنُوْا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَبْرَكَ۔

فَلَا تَكُنْ كَالْخَشَبِ الَّذِيْ يُحْرِقُ نَفْسَهٗ بِالنَّارِ لِغَيْرِهٖ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةَ عَشَرَ (سولہویں سورت) [۱۶]

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنَا حَيٌّ لَا اَمُوْتُ اِعْمَلْ بِمَا اَمَرْتُكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتّٰى اَجْعَلَكَ حَيًّا لَا تَمُوْتُ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اَنَا مَلِكٌ لَا اَزُوْلُ اِذَا قُلْتُ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنَ اَطِعْنِيْ فِيْمَا اَمَرْتُكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتّٰى تَقُوْلَ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اِذَا كَانَ قَوْلُكَ مَلِيْحًا وَعَمَلُكَ قَبِيْحًا فَاَنْتَ

خبردار! تمھیں صحت اور سلامتی دھوکہ میں نہ رکھے کہ تمھاری مدتِ حیات معلوم ہے، اور تمھاری سانسیں گنی ہوئی ہیں اور تمھارے راز مالک پر کھُلے ہوئے ہیں اور تمھارے پردے اس کے سامنے اُٹھے ہوئے ہیں۔

عقل والو! اللہ سے ڈرو، اور اپنے ہاتھ کی کمائی کو اپنے مستقبل کے لئے آگے بڑھادو کہ تمھاری عمر کی عمارت گرتی جارہی ہے اور پیدائش کے وقت سے آجتک کا ہر دن تمھیں موت سے قریب تر بنارہا ہے۔

اس لکڑی جیسے نہ ہوجاؤ جو دوسروں کی خاطر اپنے کو جلالیتی ہے۔

میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

سولھویں سورت

فرزند آدمؑ! میں وہ زندہ ہوں جسے موت نہیں ہے۔ تم میرے احکام پر عمل کروگے اور جس چیز سے منع کردوں گا اس سے پرہیز کروگے تو تمھیں بھی وہ زندہ بنادوں گا جسے موت نہ ہوگی۔

فرزند آدمؑ! میں وہ سلطان ہوں جس کے ملک کو زوال نہیں ہے، اور جس چیز کو کہہ دیتا ہوں وہ ہوجاتی ہے۔ تم بھی میرے امر و نہی کی پابندی کرو تاکہ جس چیز سے کہہ دو کہ ہوجائے وہ ہوجائے۔

فرزند آدمؑ! اگر تمھاری باتیں چاشنی والی اور تمھارا عمل قبیح ہے تو تم منافقین

رَاسُ الْمُنَافِقِیْنَ وَاِنْ کَانَ ظَاهِرُكَ مَلِیْحًا وَبَاطِنُكَ قَبِیْحًا فَاَنْتَ اَهْلَكُ الْهَالِکِیْنَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ لَا یَدْخُلُ جَنَّتِیْ اِلَّا مَنْ تَوَاضَعَ لِعَظْمَتِیْ وَقَطَعَ نَهَارَهٗ بِذِکْرِیْ وَکَفَّ نَفْسَهٗ عَنِ الشَّهَوَاتِ مِنْ اَجْلِیْ وَ یُوَاخِی الْغَرِیْبَ وَیُوَاسِی الْفَقِیْرَ وَیَرْحَمُ الْمُصَابَ وَیُکْرِمُ الْیَتِیْمَ وَیَکُوْنُ لَهٗ کَالْاَبِ الرَّحِیْمِ وَلِلْاَرَامِلِ کَالزَّوْجِ الشَّفِیْقِ۔

فَمَنْ کَانَ هٰذِهٖ صِفَتُهٗ یَکُوْنُ اِنْ دَعَانِیْ لَبَّیْتُهٗ وَاِنْ سَئَلَنِیْ اَعْطَیْتُهٗ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةَ عَشَرَ (سترہویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ اِلٰی کَمْ تَشْکُوْنَنِیْ وَاِلٰی کَمْ تَنْسُوْنَنِیْ وَاِلٰی کَمْ تَکْفُرُوْنَنِیْ وَ لَسْتُ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ وَاِلٰی مَتٰی تَجْحَدُوْنَ بِنِعْمَتِیْ وَرِزْقُکُمْ یَاتِیْکُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِنْ عِنْدِیْ۔

وَاِلٰی مَتٰی تَجْحَدُوْنَ بِرُبُوْبِیَّتِیْ وَلَیْسَ لَکُمْ رَبٌّ غَیْرِیْ۔

کے سردار ہو، اور تمھارا ظاہر بہترین اور باطن بدترین ہے تو تم ہلاکت کے سب سے زیادہ سزاوار ہو۔

فرزند آدمؑ! کوئی شخص جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا ہے جب تک میری عظمت کے سامنے سر نہ جھکائے اور اپنے دن کو میری یاد میں نہ گذارے، اپنے نفس کو خواہشات سے روک کر نہ رکھے اور غریبوں کو اپنا بھائی نہ سمجھے، اور مسکینوں سے ہمدردی نہ کرے اور یتیموں کا احترام نہ کرے اور ان کی خاطر مہربان باپ جیسا اور بیواؤں کے لئے ہمدرد شوہر جیسا نہ ہو جائے۔

جو بھی دنیا میں ایسا کردار پیدا کرلے گا میں اس کی آواز پر لبیک کہوں گا اور اس کے مطالبات کو عطا کردوں گا۔

سترہویں سورت

فرزند آدمؑ! کب تک تم میری شکایت کروگے اور مجھے بھولے رہوگے، اور کب تک میرا انکار کرتے رہوگے، جب کہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ تم کب تک میری نعمتوں کا انکار کرتے رہوگے، جب کہ روزانہ تمھارا رزق میری ہی طرف سے آرہا ہے۔

اور کب تک میری پرورش کا انکار کرتے رہوگے جب کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا پروردگار نہیں ہے۔

وَاِلیٰ مَتیٰ تَجْفُوْنَنِیْ وَلَمْ اَجْفُکُمْ۔

وَاِذَا طَلَبْتُمُ الطَّبِیْبَ لِاَبْدَانِکُمْ فَمَنْ یَشْفِیْکُمْ عَنْ ذُنُوْبِکُمْ۔

فَقَدْ شَکَوْتُمْ وَسَخِطْتُمْ قَضَآئِیْ وَاِذَا لَمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ قُوْتَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَقَالَ اَنَا بِشَرٍّ وَلَسْتُ بِخَیْرٍ فَقَدْ جَحَدَ بِنِعْمَتِیْ۔

وَمَنْ مَنَعَ الزَّکٰوةَ مِنْ مَالِهٖ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِکِتَابِیْ وَاِذَا عَلِمَ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَفْرُغْ لَهَا فَقَدْ غَفَلَ عَنِّیْ۔

وَاِذَا قَالَ اِنَّ الْخَیْرَ مِنْ عِنْدِیْ وَالشَّرَّ مِنْ عِنْدِ اِبْلِیْسَ فَقَدْ جَحَدَ رُبُوْبِیَّتِیْ وَجَعَلَ اِبْلِیْسَ شَرِیْکًا لِیْ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ عَشَرَ (اٹھارویں سورت ۱۸)

یَا بْنَ اٰدَمَ اِصْبِرْ وَتَوَاضَعْ اَرْفَعْكَ وَاشْکُرْ لِیْ اَزِدْكَ وَاسْتَغْفِرْ لِیْ اَغْفِرْ لَكَ وَادْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَكَ وَاسْئَلْنِیْ اُعْطِكَ

کب تک مجھ پر ظلم کرتے رہو گے جب کہ میں نے تم پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔

اگر تم بدن کے لئے طبیب تلاش بھی کر لو گے تو گناہوں سے شفا دینے والا کون ہے۔؟

تم مجھ سے شکوہ کرتے ہو اور میرے فیصلوں سے ناراض ہوتے ہو۔ یاد رکھو اگر کسی کو تین دن روزی نہ ملے اور یہ کہہ دے کہ مجھ میں کوئی خیر نہیں ہے تو اس نے بھی میری نعمت کا انکار کیا ہے۔

اور جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے اس نے میری کتاب کو معمولی تصور کر لیا ہے اور جس نے وقت نماز جاننے کے بعد بھی اس کے لئے وقت نہیں نکالا ہے وہ مجھ سے غافل ہو گیا ہے۔

اور اگر کسی کا خیال ہے کہ نعمتیں میرے اختیار میں ہیں اور مصیبتیں ابلیس کے بس میں ہیں تو اس نے میری ربوبیت کا انکار کر دیا ہے اور ابلیس کو میرا شریک خدائی بنا دیا ہے۔

اٹھارہویں سورت

فرزند آدمؑ! صبر اور خاکساری اختیار کرو تاکہ میں تمھیں سربلند بنا دوں اور میرا شکریہ ادا کرو تاکہ نعمتوں میں اضافہ کر دوں۔ مجھ سے معافی طلب کرو تاکہ میں گناہوں کو معاف کر دوں، اور مجھ سے دعا کرو تاکہ میں قبول کروں اور مجھ سے سوال کرو تاکہ

وَتَصَدَّقْ لِيْ اُبَارِكْ لَكَ فِيْ رِزْقِكَ وَصِلْ رَحِمَكَ اَزِدْ فِيْ عُمُرِكَ وَاَنْسِئْ اَجَلَكَ۔

وَاطْلُبْ مِنِّيَ الْعَافِيَةَ بِطُوْلِ الصِّحَّةِ وَاطْلُبِ السَّلَامَةَ فِي الْوَحْدَةِ وَالْاِخْلَاصَ فِي الْوَرَعِ وَالزُّهْدَ فِي التَّوْبَةِ وَالْعِبَادَةَ فِي الْعِلْمِ وَالْغِنٰى فِي الْقَنَاعَةِ۔

يَابْنَ اٰدَمَ كَيْفَ تَطْمَعُ فِي الْعِبَادَةِ مَعَ الشِّبَعِ وَكَيْفَ تَطْلُبُ جَلَاءَ الْقَلْبِ مَعَ كَثْرَةِ النَّوْمِ وَكَيْفَ تَطْمَعُ فِي الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَ خَوْفِ الْفَقْرِ وَكَيْفَ تَطْمَعُ فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَ اِحْتِقَارِ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ عَشَرَ (انیسویں سورت) [19]

يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنِ الْاَذٰى وَلَا حَسَبَ اَرْفَعُ مِنَ الْاَدَبِ وَلَا شَفِيْعَ كَالتَّوْبَةِ وَلَا عِبَادَةَ كَالْعِلْمِ وَلَا صَلٰوةَ اِلَّا مَعَ الْخَشْيَةِ وَلَا فَقْرَ اِلَّا مَعَ الصَّبْرِ وَلَا عِبَادَةَ كَالتَّوْفِيْقِ وَلَا قَرِيْنَ اَزْيَنُ مِنَ الْعَقْلِ وَلَا رَفِيْقَ اَشْيَنُ مِنَ الْجَهْلِ۔

يَابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ لَاَمْلَأَ قَلْبَكَ

میں عطا کروں۔ میری راہ میں صدقہ دو تا کہ میں تمھیں برکت دوں، اور اپنے قرابتداروں سے اچھا برتاؤ کرو تا کہ تمھاری زندگی بڑھادوں اور موت کو ٹال دوں۔

مجھ سے طول صحت کے ساتھ عافیت طلب کرو اور تنہائی میں سلامتی کے طلبگار بنو۔ تقویٰ میں اخلاص، توبہ میں زہد اور قناعت میں مالداری تلاش کرو۔

فرزند آدمؑ! بھرے پیٹ میں عبادت کی طمع کیوں رکھتے ہو، اور زیند کی زیادتی کے ساتھ روشنی قلب کی توقع کیوں کرتے ہو۔ فقیری کے خوف کیساتھ خوفِ خدا کی امید کیوں رکھتے ہو، اور فقراء و مساکین کو حقیر بنا کر مرضئ الٰہی کی توقع کیوں رکھتے ہو۔؟

۱۹ انیسویں سورت

انسانو! عقل جیسی کوئی تدبیر نہیں ہے اور اذیت و آزار سے ہاتھ روک لینے جیسا کوئی تقویٰ نہیں ہے۔ ادب سے بلند کوئی حسب نہیں ہے، اور توبہ جیسا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ علم جیسی کوئی عبادت نہیں ہے اور خوفِ خدا کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے۔ صبر کے بغیر فقیری میں کوئی حسن نہیں اور توفیق کے بغیر عبادت کا کوئی امکان نہیں ہے۔ عقل سے زیادہ خوبصورت کوئی ہمنشین نہیں ہے اور جہالت سے بدتر کوئی ساتھی نہیں ہے۔

فرزند آدمؑ! میری عبادت کے لئے وقت خالی کرو تا کہ میں تمھارے دل کو

غِنیً وَیَدَیْکَ رِزْقًا وَجِسْمَکَ رَاحَۃً وَلَا تَغْفُلُ عَنْ ذِکْرِیْ فَاَمْلَاءَ قَلْبَکَ فَقْرًا وَبَدَنَکَ تَعَبًا وَصَدْرَکَ غَمًّا وَھَمًّا وَجِسْمَکَ سُقْمًا وَدُنْیَاکَ عُسْرَۃً۔

اَلسُّوْرَۃُ الْعِشْرُوْنَ (بیسویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ اَلْمَوْتُ یَکْشِفُ اَسْرَارَکَ وَالْقِیَامَۃُ تَبْلُوْا اَخْبَارَکَ وَالْکِتَابُ یَھْتِکُ اَسْتَارَکَ فَاِذَا اَذْنَبْتَ ذَنْبًا صَغِیْرًا فَلَا تَنْظُرُ اِلٰی صِغَرِہٖ وَلٰکِنِ اُنْظُرْ اِلٰی مَنْ عَصَیْتَہٗ وَاِذَا اُرْزِقْتَ رِزْقًا قَلِیْلًا فَلَا تَنْظُرْ اِلٰی قِلَّتِہٖ وَلٰکِنِ اُنْظُرْ اِلٰی مَنْ رَزَقَکَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ لَا تَاْمَنْ مِنْ مَکْرِیْ فَاِنَّ مَکْرِیْ اَخْفٰی اِلَیْکُمْ مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَآءِ فِی اللَّیْلَۃِ الظَّلْمَآءِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ ھَلْ اَدَّیْتُمْ فَرَائِضِیْ کَمَا اَمَرْتُکُمْ وَھَلْ وَاسَیْتُمُ الْمَسَاکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَھَلْ اَحْسَنْتُمْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکُمْ وَھَلْ عَفَوْتُمْ عَمَّنْ ظَلَمَکُمْ وَھَلْ وَصَلْتُمْ مَنْ قَطَعَکُمْ وَھَلْ اَنْصَفْتُمْ

بے نیازی سے اور تمھارے ہاتھ کو رزق سے بھر کر تمھارے جسم کو راحت دیدوں اور خبردار میری یاد سے غافل نہ ہونا کہ میں تمھارے دل کو فقیری سے اور بدن کو رنج وتعب سے اور سینہ کو ہم وغم سے بھر کر جسم کو کمزوری اور دنیا کو تنگدستی میں مبتلا کردوں۔

بیسویں[20] سورت

فرزند آدمؑ! موت تمھارے راز کھول دے گی اور قیامت تمھاری خبروں کو آشکار کردے گی اور نامۂ عمل تمھارے پردوں کو چاک کردے گا۔ لہٰذا اگر کوئی گناہ صغیرہ بھی کرو تو اس کے چھوٹے ہونے پر نگاہ نہ کرو بلکہ اسے دیکھو جس کا گناہ کیا ہے۔ اور اگر مختصر رزق بھی مل جائے تو اس کی قلّت کو مت دیکھو بلکہ اس پر نگاہ کرو جس نے دیا ہے۔

فرزند آدمؑ! ہماری تدبیرِ عذاب سے مطمئن نہ ہوجانا کہ ہماری تدبیر اندھیری رات میں چکنے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ مخفی ہے۔

فرزند آدمؑ! کیا تم نے ہمارے فرائض کو اس طرح ادا کردیا ہے جیسے ہم نے حکم دیا تھا اور کیا اپنے جان ومال سے غریبوں سے ہمدردی کی ہے اور کیا بُرائی کرنے والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے اور کیا ظلم کرنے والوں کو معاف کیا ہے اور کیا قطع تعلق کرنے والوں سے تعلقات رکھے ہیں اور کیا خیانت کرنے والوں

مَنْ خَانَكُمْ وَهَلْ كَلَّمْتُمْ مَنْ هَاجَرَكُمْ وَهَلْ اَدَّبْتُمْ اَوْلَادَكُمْ وَهَلْ سَئَلْتُمُ الْعُلَمَاءَ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ وَدُنْيَاكُمْ۔

فَاِنِّيْ لَا اَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا اِلٰى مَحَاسِنِكُمْ وَلٰكِنْ اَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ وَاَرْضٰى مِنْكُمْ بِهٰذِهِ الْخِصَالِ۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسویں سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ اُنْظُرْ اِلٰى نَفْسِكَ وَاِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ فَاِنْ وَجَدْتَ اَحَدًا اَعَزَّ عَلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَاصْرِفْ كَرَامَتَكَ اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاَكْرِمْ نَفْسَكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ اِنْ كَانَتْ عَلَيْكَ عَزِيْزَةً۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَوْمِ الْوَاقِعَةِ وَيَوْمِ التَّغَابُنِ وَيَوْمِ الْحَاقَّةِ وَيَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَيَوْمِ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ وَيَوْمِ الطَّآمَّةِ وَيَوْمِ الصَّآخَّةِ وَيَوْمٍ عَبُوْسٍ قَمْطَرِيْرٍ وَيَوْمِ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَيَوْمِ الدَّمِيْرِ وَيَوْمِ الزَّلْزَلَةِ وَيَوْمِ الْقَارِعَةِ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لِيَوْمِ مَوَاقِعِ الْجِبَالِ قَبْلَ الصَّيْحَةِ وَالزِّلْزَالِ

کے ساتھ انصاف کیا ہے اور کیا ترک کلام کرنے والوں کے ساتھ کلام جاری رکھا ہے اور کیا اپنی اولاد کو ادب سکھایا ہے اور کیا دین و دنیا کے بارے میں علماء سے سوال کیا ہے۔؟

یاد رکھو! میں تمہاری شکل اور خوبصورتی کو نہیں دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہوں اور پھر انہیں خصلتوں کی بنا پر راضی ہوتا ہوں۔

اکیسویں ۲۱ سورت

فرزند آدمؑ! اپنے نفس اور میری دیگر مخلوقات پر نگاہ کر کے دیکھو۔ اگر کسی کو اپنے سے زیادہ صاحب عزت دیکھو تو اس کا احترام کرو، ورنہ خود اپنے نفس کا احترام کرو لیکن توبہ اور عمل صالح کے ساتھ۔!

ایمان والو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا خوف پیدا کرو قیامت کے دن سے پہلے اور اس دن سے پہلے جو واقعہ کا دن ہے، خسارہ کا دن ہے، عذاب برحق کا دن ہے، جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن کسی کو بولنے کی تاب نہ ہوگی اور معذرت کی اجازت نہ ہوگی۔ وہ عظیم مصیبت کا دن ہوگا، چیخ پکار کا دن ہوگا، اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ وہ ہلاکت کا دن ہوگا، زلزلہ کا دن ہوگا، کھڑکھڑانے والی مصیبت کا دن ہوگا۔

اللہ سے ڈرو اس دن کے بارے میں جب پہاڑ گر پڑیں گے، صور اسرافیل

إِذَا شَابَ مِنْ هَوْلِهِ الْأَطْفَالُ۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا۔

اَلسُّورَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ (بائیسویں ۲۲ سورت)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔

يَا مُوسَىٰ بْنَ عِمْرَانَ يَا صَاحِبَ الْبَيَانِ اِسْمَعْ كَلَامِي أَلْوَانًا أَلْوَانًا إِنِّي أَنَا اللّٰهُ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ تَرْجُمَانٌ۔

بَشِّرْ آكِلَ الرِّبٰوا وَالْعَاقَّ لِوَالِدَيْهِ بِغَضَبِ الرَّحْمٰنِ وَمُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ۔

يَا بْنَ آدَمَ إِذَا وَجَدْتَ قَسَاوَةً فِي قَلْبِكَ وَسُقْمًا فِي بَدَنِكَ أَوْحِرْمَانًا فِي رِزْقِكَ فَاعْلَمْ أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِيمَا لَا يُغْنِيكَ۔

يَا بْنَ آدَمَ لَا يَسْتَقِيمُ دِينُكَ حَتّٰى يَسْتَقِيمَ قَلْبُكَ وَ لَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُكَ حَتّٰى يَسْتَقِيمَ لِسَانُكَ وَلَا يَسْتَقِيمُ لِسَانُكَ حَتّٰى تَسْتَحِيَ مِنْ رَبِّكَ۔

وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَىٰ عُيُوبِ النَّاسِ وَنَسِيتَ عُيُوبَكَ فَقَدْ

اور زلزلہ سے پہلے۔ جس دن کے ہول سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

خبردار ان لوگوں جیسے مت ہو جانا جن کا کہنا ہے کہ ہم نے سن لیا تھا مگر نافرمانی کی تھی۔

بائیسویں سورت

ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔

اے موسیٰؑ بن عمران! اے صاحب بیان، میرے مختلف قسم کے بیانات کو سنو! میں جزا دینے والا حاکم ہوں اور میرے اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہے۔

دیکھو! سود کھانے والے اور ماں باپ کی نافرمان اولاد کو اللہ کے غضب اور جہنم کی آگ کی خبر سنا دو۔

فرزند آدمؑ! جب اپنے دل میں سختی، بدن میں بیماری اور روزی میں محرومی دیکھو تو سمجھ لو کہ تم نے غیر ضروری باتوں میں حصّہ لیا ہے۔

اولاد آدمؑ! دین درست نہیں ہو سکتا ہے جب تک دل سیدھا نہ ہو اور دل سیدھا نہیں ہو سکتا ہے جب تک زبان درست نہ ہو اور زبان پر قابو نہیں ہو سکتا ہے جب تک اپنے پروردگار سے شرم نہ کرو۔

دیکھو جب تم لوگوں کے عیوب پر نگاہ کرو اور اپنے عیوب کو بھول جاؤ تو سمجھ لو

اَرْضَيْتَ الشَّيْطَانَ وَاَغْضَبْتَ الرَّحْمٰنَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ لِسَانُكَ اَسَدٌ اِنْ طَلَّقْتَهٗ اَهْلَكَكَ وَهَلَاكُكَ فِيْ طَرَفِ لِسَانِكَ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (تیئسویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا فَاعْمَلُوْا لِيَوْمِ الَّذِيْ تُحْشَرُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَوْجًا فَوْجًا وَتَقِفُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ صَفًّا صَفًّا وَتَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ حَرْفًا حَرْفًا وَتُسْئَلُوْنَ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ سِرًّا وَجَهْرًا۔

ثُمَّ يُسَاقُ الْمُتَّقُوْنَ اِلَى الْجِنَانِ وَفْدًا وَفْدًا وَالْمُجْرِمُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا وِرْدًا كَفَا كُمْ مِنَ اللّٰهِ وَعْدًا وَّوَعِيْدًا۔

فَاَنَا اللّٰهُ فَاعْرِفُوْنِيْ وَاَنَا الْمُنْعِمُ فَاشْكُرُوْنِيْ وَاَنَا الْغَفَّارُ فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ وَاَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاقْصُدُوْنِيْ وَاَنَا الْعَالِمُ بِالسَّرَآئِرِ فَاحْذَرُوْنِيْ۔

کہ تم نے شیطان کو خوش کیا ہے اور رحمان کو ناراض کیا ہے۔

فرزند آدمؑ! تیری زبان ایک درندہ شیر کے مانند ہے کہ اگر اسے آزاد چھوڑ دیا تو تجھے ہلاک کردے گی کہ انسان کی ہلاکت اس کی نوکِ زبان سے وابستہ ہے۔

تیئسوٰیں سورت ۲۳

اولاد آدمؑ! شیطان تمھارا کھُلا ہوا دشمن ہے۔ اسے اپنا دشمن قرار دو۔ اور اس دن کے لئے کام کرو جس دن گروہ در گروہ مالک کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے اور اس کے سامنے صف باندھ کر کھڑے ہو گے اور اپنے نامۂ اعمال کا ایک ایک حرف پڑھو گے، اور ظاہر و باطن جو بھی عمل کیا ہے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اس کے بعد پرہیزگار افراد گروہ در گروہ مالک کی بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے اور مجرم افراد جہنم میں پھینک دئے جائیں گے۔ اللہ کی طرف سے وعدہ و وعید کے لئے یہی بات کافی ہے۔

میں اللہ ہوں مجھے پہچانو۔ میں محسن ہوں میرا شکریہ ادا کرو۔ میں غفّار ہوں مجھ سے بخشش طلب کرو۔ میں مقصود و مطلوب ہوں میرا ارادہ کرو، اور میں ظاہر و باطن کا جاننے والا ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرو۔!

اَلسُّوْرَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْن (چوبیسویں سورت)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔

بَشِّرْ كُلَّ مُحْسِنٍ بِالْجَنَّةِ وَكُلَّ مُسِيْئٍ هَالِكٌ خَاسِرٌ۔

وَمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ فَاَطَاعَهٗ نَجٰی وَمَنْ عَرَفَ الشَّيْطٰنَ فَعَصَاهُ سَلِمَ۔

وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَهٗ اٰمِنَ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقٰهُ فَازَ وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا فَرَفَضَهَا خَلَصَ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَةَ فَطَلَبَهَا وَصَلَ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِذَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَكَفَّلَ لَكَ بِرِزْقِكَ

چوبیسویں (۲۴) سورت

اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کے ملائکہ اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والے اہل علم بھی اس کی توحید کے گواہ ہیں۔

بیشک اس خدائے عزیز وحکیم کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور دین اس کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

نیک کرداروں کو جنّت کی بشارت دے دو، اور بدکرداروں کو ہلاکت اور خسارہ کی خبر سنادو۔

جو اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت کرے گا وہ نجات پائے گا۔ اور جو شیطان کو پہچان کر اس کی نافرمانی کرے گا وہ سلامت رہ جائے گا۔

حق کو پہچان کر اس کا اتباع کرنے والا محفوظ ہے، اور باطل کو پہچان کر اس سے الگ رہنے والا کامیاب ہے۔ دنیا کو پہچان کر اسے ترک کر دینے والا چھٹکارا پا جائے گا، اور آخرت کو پہچان کر اس کا طلب کرنے والا مقصد تک پہونچ جائے گا۔

اللہ جسے چاہتا ہے منزل تک پہونچا دیتا ہے اور تم سب کو پلٹ کر اسی کی بارگاہ میں جانا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب خدا نے تیرے رزق کی ضمانت لے لی ہے تو اسقدر

فَطُولُ اِهتمامِكَ لِماذا وَاِذا كَانَ الخَلقُ مِنّی حَقًّا فَالبُخلُ لِماذا
وَاِذا كَانَ اِبلِیسُ عَدُوًّا لِی فَالغَفلَةُ لِماذا وَاِذا كَانَ الحِسابُ وَالمُرُورُ
عَلَی الصِّراطِ حَقًّا فَجَمعُ المالِ لِماذا وَاِن كَانَ عِقابُ اللّٰهِ حَقًّا فَالمَعصِیَةُ
لِماذا وَاِن كَانَ ثَوابُ اللّٰهِ تَعالیٰ فِی الجَنَّةِ حَقًّا فَالاِستِراحَةُ لِماذا وَ
اِن كَانَ كُلُّ شَیءٍ بِقَضائِی وَقَدَرِی فَالجَزَعُ لِماذا۔

لِكَیلا تَاسَوا عَلیٰ مَا فَاتَكُم وَ لَا تَفرَحُوا
بِمَا اٰتٰكُم۔

اَلسُّورَةُ الخَامِسَةُ وَالعِشرُونَ (پچیسویں سورت)

یَابنَ اٰدَمَ اَكثِر مِنَ الزَّادِ فَاِنَّ الطَّرِیقَ بَعِیدٌ بَعِیدٌ وَجَدِّدِ
السَّفِینَةَ فَاِنَّ البَحرَ عَمِیقٌ عَمِیقٌ وَخَفِّفِ الحِملَ فَاِنَّ الصِّراطَ
دَقِیقٌ دَقِیقٌ وَاَخلِصِ العَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِیرٌ بَصِیرٌ۔

وَ اَخِّر نَومَكَ اِلَی القَبرِ وَفَخرَكَ اِلَی المِیزانِ
وَشَهوَتَكَ اِلَی الجَنَّةِ وَرَاحَتَكَ اِلَی الاٰخِرَةِ وَلَذَّاتِكَ
اِلَی الحُورِ العِینِ۔

وَكُن لِی اَكُن لَكَ وَتَقَرَّب اِلَیَّ بِاستِهانَةِ الدُّنیا
وَتَبَعَّد عَنِ النَّارِ بِبُغضِ الفُجَّارِ وَحُبِّ الاَبرارِ فَاِنَّ اللّٰهَ

طویل اہتمام کیوں ہے؟ اور جب خرچ کی تلافی برحق ہے تو بخل کرنے کا سبب کیا ہے؟ جب ابلیس تیرا دشمن ہے تو پھر یہ غفلت کیوں ہے؟ اور جب حساب اور صراط سے گذرنا برحق ہے تو مال جمع کرنے کا سبب کیا ہے؟ جب عذاب الٰہی برحق ہے تو معصیت کا جواز کیا ہے؟ اور جب ثواب خدا طے شدہ ہے تو آرام کیوں کیا جارہا ہے؟ اور جب ہر شے کا تعلق میرے فیصلوں سے ہے تو یہ فریاد کیوں ہے؟۔

بات تو جب ہے کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، اور جو مل جائے اس پر اکڑ نہ جاؤ۔

پچیسویں ۲۵ سورت

فرزند آدمؑ! زادراہ زیادہ فراہم کر دکہ راستہ بہت دور کا ہے، اور کشتی کو درست رکھو کہ سمندر بہت گہرا ہے۔ بوجھ کو ہلکا رکھو کہ صراط بہت باریک ہے اور عمل کو خالص رکھو کہ پرکھنے والا بہت باریک نظر رکھنے والا ہے۔

اپنی نیند کو قبر کے لئے اور اپنے فخر کو میزانِ حساب کے لئے اٹھا رکھو۔ اپنی خواہشات کو جنّت کے لئے اور اپنی راحت کو آخرت کے لئے اور اپنی لذت کو حور العین کے لئے اٹھا کے رکھو۔

تم میرے ہو جاؤ تا کہ میں تمھارا ہو جاؤں۔ دنیا کو حقیر سمجھ کر مجھ سے قریب ہو جاؤ اور فاسقوں سے نفرت اور نیک کرداروں سے محبّت کر کے جہنم سے دور

لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (چھبیسویں سورت) ۲۶

يَا بَنِیْ اٰدَمَ كَيْفَ تَعْصُوْنِیْ وَاَنْتُمْ تَجْزَعُوْنَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ وَالرَّمْضَاءِ۔

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَهَا سَبْعُ طَبَقَاتٍ فِيْهَا نِيْرَانٌ تَاْكُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

وَفِیْ كُلٍّ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَادٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ شُعْبَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَدِيْنَةٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَيْتٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بِئْرٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ بِئْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ تَابُوْتٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ تَابُوْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شَجَرَةٍ مِّنَ الزَّقُّوْمِ وَتَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَتَدٍ مِّنَ النَّارِ وَمَعَ كُلِّ وَتَدٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سِلْسِلَةٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ سِلْسِلَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ ثُعْبَانٍ مِنَ النَّارِ وَطُوْلُ كُلِّ ثُعْبَانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ ذِرَاعٍ وَفِیْ جَوْفِ كُلِّ ثُعْبَانٍ بَحْرٌ مِّنَ السَّمِّ الْاَسْوَدِ فِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَقْرَبٍ مِّنَ النَّارِ وَلِكُلِّ عَقْرَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ

ہو جاؤ کہ اللہ نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

چھبیسویں سورت

اے اولاد آدمؑ! تم میری نافرمانی کی جرأت کس طرح کرتے ہو جب کہ آفتاب کی گرمی اور ریت کی تپش سے بھی گھبرا جاتے ہو۔

یاد رکھو جہنم کے سات طبقات ہیں اور ان میں ایسی آگ ہے جو ایکدوسرے کو کھا جاتی ہے۔

جہنم کے ہر طبقہ میں ۷۰ ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں آگ کے ۷۰ ہزار شعبے ہیں۔ اور ہر شعبہ میں آگ کے ۷۰ ہزار شہر ہیں۔ اور ہر شہر میں آگ کے ۷۰ ہزار قصر ہیں، اور ہر قصر میں آگ کے ۷۰ ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں آگ کے ۷۰ ہزار کمرے ہیں اور ہر کمرہ میں آگ کے ۷۰ ہزار کنویں ہیں، اور ہر کنویں میں آگ کے ۷۰ ہزار صندوق ہیں اور ہر صندوق میں آگ کے ۷۰ ہزار درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے آگ کی ۷۰ ہزار میخیں ہیں اور ہر میخ کے ساتھ آگ کی ۷۰ ہزار زنجیریں ہیں اور ہر زنجیر میں ۷۰ ہزار سانپ لپٹے ہوئے ہیں اور ہر سانپ کی لمبائی ۷۰ ہزار ہاتھ کی ہے اور ہر سانپ کے پیٹ میں سیاہ زہر کا ایک سمندر ہے جس میں ۷۰ ہزار بچھو ہیں اور ہر بچھو کی آگ کی ۷۰ ہزار دُم ہیں اور ہر دُم کی لمبائی ۷۰ ہزار فقارہ (ریڑھ کی ہڈی) کے برابر ہے، اور ہر فقارہ میں ۷۰ ہزار رطل سرخ زہر ہے۔

ذَنْبٍ مِّنَ النَّارِ وَطُوْلُ كُلِّ ذَنْبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فَقَارَةٍ وَفِيْ كُلِّ فَقَارَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ رَطْلٍ مِّنَ السَّمِّ الْاَحْمَرِ۔

فَبِنَفْسِيْ اَحْلِفُ وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ يَابْنَ اٰدَمَ مَاخَلَقْتُ هٰذِهِ النِّيْرَانَ اِلَّا لِكُلِّ كَافِرٍ وَبَخِيْلٍ وَنَمَّامٍ وَعَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ وَمَانِعِ الزَّكٰوةِ وَاٰكِلِ الرِّبٰوا وَالزَّانِيْ وَجَامِعِ الْحَرَامِ وَنَاسِي الْقُرْاٰنِ وَمُؤْذِي الْجِيْرَانِ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔

فَارْحَمُوْا اَنْفُسَكُمْ يَاعِبَادِيْ فَاِنَّ الْاَبْدَانَ ضَعِيْفَةٌ وَالسَّفَرُ بَعِيْدٌ وَالْحِمْلُ ثَقِيْلٌ وَالصِّرَاطُ دَقِيْقٌ وَالنَّارُ لَظٰى وَالْمُنَادِيْ اِسْرَافِيْلُ وَالْقَاضِيْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (ستائیسویں سورت)

يَآاَيُّهَا النَّاسُ كَيْفَ رَغِبْتُمْ وَرَضِيْتُمْ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّهَا فَانِيَةٌ وَنَعِيْمُهَا زَائِلَةٌ وَحَيٰوتُهَا مُنْقَطِعَةٌ۔

فَاِنَّ عِنْدِيْ لِلْمُطِيْعِيْنَ الْجِنَانَ بِاَبْوَابِهَا الثَّمَانِيَةِ فِيْ كُلِّ جَنَّةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ رَوْضَةٍ مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَفِيْ كُلِّ رَوْضَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَدِيْنَةٍ مِّنَ اللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ وَفِيْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ مِّنَ الْيَاقُوْتِ

میں اپنی ذات اقدس، کوہ طور اور اس کتاب مسطور کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسے کشادہ کاغذ پر لکھا گیا ہے، اور بیت معمور، بلند ترین آسمان اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم کہ میں نے یہ ساری سزا کافر، کنجوس، چغل خور، والدین کے نافرمان، زکوٰۃ نہ دینے والے، سود کھانے والے، زنا کار، حرام جمع کرنے والے، قرآن کو بھلا دینے والے، اور ہمسایہ کو اذیت دینے والے افراد کے لئے جمع کیا ہے۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں۔

لہٰذا اپنے نفسوں پر رحم کرو، کہ تمہارے بدن بہت کمزور ہیں سفر بہت طولانی ہے، بوجھ بہت بھاری ہے، راستہ بہت باریک ہے، آگ بھڑکتی ہوئی ہے۔ آواز دینے والے اسرافیل ہیں اور فیصلہ کرنے والا رب العالمین ہے۔

ستائیسویں سورت

اے لوگو! تم دنیا کی طرف کس طرح راغب ہو گئے اور اس سے کس طرح خوش ہو گئے جب کہ وہ فنا ہونے والی، اس کی نعمتیں زائل ہونے والی اور اسکی زندگی ختم ہونے والی ہے۔

ہمارے پاس اطاعت گذاروں کے لئے آٹھ دروازوں والی جنتیں ہیں۔ ہر جنت میں زعفران کے ۷۰ ہزار باغات ہیں اور ہر باغ میں لولو، و مرجان کے ۷۰ ہزار شہر ہیں، اور ہر شہر میں یاقوت کے ۷۰ ہزار قصر ہیں اور ہر قصر میں زمرد کے

وَفِی کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ مِّنَ الزَّبَرْجَدِ وَفِی کُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ مِّنَ الذَّھَبِ وَفِی کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دُکَّانٍ مِنَ الْفِضَّۃِ وَ فِی کُلِّ دُکَّانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَائِدَۃٍ وَعَلٰی کُلِّ مَائِدَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَحْفَۃٍ مِّنَ الْجَوَاھِرِ وَفِی کُلِّ صَحْفَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الطَّعَامِ وَعَلٰی حَوْلِ کُلِّ دُکَّانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِیْرٍ مِّنَ الذَّھَبِ الْاَحْمَرِ وَعَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فِرَاشٍ مِنَ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَلٰی حَوْلِ کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ نَھْرٍ مِنْ مَآءِ الْحَیْوَانِ وَاللَّبَنِ وَالْخَمْرِ وَالْعَسَلِ الْمُصَفّٰی وَ فِی کُلِّ نَھْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِّنَ الثِّمَارِ۔

وَکَذَالِکَ فِی کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ خَیْمَۃٍ مِنَ الْاُرْغُوَانِ وَفِی کُلِّ خَیْمَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فِرَاشٍ وَعَلٰی کُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حَوْرَآءَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ بَیْنَ یَدَیْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِیْفَۃٍ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ۔

وَعَلٰی رَاسِ کُلِّ قَصْرٍ مِنْ تِلْکَ الْقُصُوْرِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قُبَّۃٍ مِّنَ الْکَافُوْرِ وَفِی کُلِّ قُبَّۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ ھَدِیَّۃٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ الَّتِیْ لَاعَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔

وَفَاکِھَۃٍ مِمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِمَّا یَشْتَھُوْنَ وَحُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوْءِ الْمَکْنُوْنِ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَلَا یَمُوْتُوْنَ وَلَا یَبْکُوْنَ وَلَا یَحْزَنُوْنَ وَلَا یَھْرَمُوْنَ وَلَا یَتَعَبَّدُوْنَ وَلَا یَصُوْمُوْنَ وَلَا یُصَلُّوْنَ وَلَا یَمْرَضُوْنَ وَلَا

۷۰ ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں سونے کے ۷۰ ہزار کمرے ہیں، اور ہر کمرہ میں چاندی کے ۷۰ ہزار مرکز ہیں اور ہر مرکز میں ۷۰ ہزار دستر خوان ہیں۔ اور ہر دستر خوان پر جواہرات کی ۷۰ ہزار کشتیاں ہیں اور ہر کشتی میں ۷۰ ہزار قسم کے کھانے ہیں۔ اور ہر مرکز کے گرد ۷۰ ہزار سرخ سونے کے تخت ہیں اور ہر تخت پر ریشم و دیبا کے ۷۰ ہزار بستر ہیں اور ہر تخت کے گرد ۷۰ ہزار آب حیات، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں جاری ہیں اور ہر نہر میں ۷۰ ہزار قسم کے پھل ہیں۔

اور اسی طرح ہر گھر میں ۷۰ ہزار کافوری رنگ کے خیمے ہیں اور ہر خیمہ میں ۷۰ ہزار بستر ہیں اور ہر بستر پر ۷۰ ہزار کشادہ چشم حوریں ہیں اور ہر حور کے سامنے ۷۰ ہزار کنیزیں ہیں جیسے سفید انڈے۔

اس کے بعد ہر محل کے اوپر ۷۰ ہزار کافور کے قبہ ہیں اور ہر قبہ میں پروردگار کے وہ ۷۰ ہزار ہدیہ ہیں جنھیں نہ کسی نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سُنا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آیا ہے۔

پھر وہ میوے ہیں جنھیں وہ پسند کرتے ہیں۔ اور پرندوں کا گوشت ہے جس کی وہ خواہش رکھتے ہیں اور کشادہ چشم حوریں ہیں جو سربستہ موتیوں کی طرح چمکدار ہیں اور یہ نیک عمل کرنے والوں کا بدلہ ہے، جو نہ مریں گے، نہ روئیں گے، نہ رنجیدہ ہوں گے، نہ بوڑھے ہوں گے، نہ وہاں عبادت کریں گے، نہ وہاں روزہ و نماز کریں گے، نہ بیمار ہوں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے، نہ سوئیں گے، نہ

يَسْئَلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔

فَمَنْ طَلَبَ رِضَائِىْ وَدَارَ كَرَامَتِىْ وَجَوَارِىْ فَلْيَطْلُبْهَا بِالصَّدَقَةِ وَالْاِسْتِهَانَةِ بِالدُّنْيَا وَالْقَنَاعَةِ بِالْقَلِيْلِ۔

شَهِدَتْ نَفْسِىْ لِنَفْسِىْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَعِيْسٰى وَعُزَيْرٌ عَبْدَانِ مِنْ عِبَادِىْ وَرَسُوْلَانِ مِنْ رُسُلِىْ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (اٹھائیسویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اَلْمَالُ مَالِىْ وَاَنْتَ عَبْدِىْ وَمَا لَكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ وَمَا لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ وَمَا تَصَدَّقْتَ فَاَبْقَيْتَ وَمَا ذَخَرْتَ فَحَظُّكَ مِنْهُ الْمَقْتُ۔

وَاِنَّمَا اَنْتَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ فَوَاحِدٌ لِىْ وَوَاحِدٌ لَكَ وَوَاحِدٌ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ۔

فَاَمَّا الَّذِىْ لِىْ فَرُوْحُكَ وَاَمَّا الَّذِىْ لَكَ فَعَمَلُكَ وَاَمَّا الَّذِىْ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَمِنِّى الْاِجَابَةُ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ تَوَرَّعْ تَعْرِفْنِىْ وَتَجَوَّعْ تَرَنِىْ وَاعْبُدْنِىْ

انھیں رنج و غم ہو گا اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

لہٰذا جو شخص میری رضا، میری کرامت کی منزل اور میرا ہمسایہ چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اس مرتبہ کو صدقہ کے ذریعہ، دنیا کو حقیر سمجھ کر اور تھوڑے سے مال پر قناعت کر کے حاصل کر لے۔

میں خود اپنی ذات کے لئے گواہ ہوں کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

عیسیٰ اور عزیر دونوں میرے بندے اور میرے رسولوں میں سے رسول ہیں۔

اٹھائیسویں سورت

فرزند آدمؑ! سارا مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے۔ تیرا حصّہ صرف اتنا ہی ہے جتنا کھا کر فنا کر دیا ہے اور پہن کر پرانا کر دیا ہے یا صدقہ دے کر محفوظ کر لیا ہے ورنہ جو ذخیرہ کر لیا ہے اس کا انجام صرف غیظ و غصّہ ہے۔

تمھاری زندگی کے تین حصّے ہیں۔ ایک میرے لئے ہے۔ ایک تمھارے لئے ہے اور ایک مشترک ہے۔

جو میرے لئے ہے وہ تمھاری روح ہے۔ اور جو تمھارے لئے ہے وہ تمھارا عمل ہے۔ اور جو مشترک ہے وہ تمھاری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت ہے۔

فرزند آدمؑ! تقویٰ اختیار کر تا کہ مجھے پہچان لے، اور بھوک برداشت کر

تَجِدُنِي وَتَفَرَّدُ تَصِلُنِي۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِذَا كَانَتِ الْمُلُوكُ تَدْخُلُ النَّارَ بِالْجَوْرِ وَالْعَرَبُ بِالْعَصَبِيَّةِ وَالْعُلَمَاءُ بِالْحَسَدِ وَالْفُقَرَاءُ بِالْكِذْبِ وَالتُّجَّارُ بِالْخِيَانَةِ وَالْحُرَّاثُ بِالْجَهَالَةِ وَالْعُبَّادُ بِالرِّيَاءِ وَالْاَغْنِيَاءُ بِالْكِبْرِ وَالْقُرَّاءُ بِالْغَفْلَةِ وَالصُّبَّاغُ بِالْغِشِّ وَمَانِعُ الزَّكٰوةِ بِمَنْعِ الزَّكٰوةِ يَابْنَ اٰدَمَ فَمَنْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (انتیسویں ٢٩ سورت)

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔

يَابْنَ اٰدَمَ مَثَلُ الْعَمَلِ بِلَا عِلْمٍ كَمَثَلِ الرَّعْدِ بِلَا مَطَرٍ وَمَثَلُ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ كَمَثَلِ الشَّجَرِ بِلَا ثَمَرٍ وَمَثَلُ الْعِلْمِ بِلَا زُهْدٍ وَخَشْيَةٍ كَالْمَالِ بِلَا زَكٰوةٍ وَالطَّعَامِ بِلَا مِلْحٍ وَكَزَرْعٍ عَلَى الصَّفَا۔

وَمَثَلُ الْعِلْمِ عِنْدَ الْاَحْمَقِ كَمَثَلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ عِنْدَ الْبَهِيْمَةِ وَمَثَلُ الْقُلُوْبِ الْقَاسِيَةِ كَمَثَلِ الْحَجَرِ الثَّابِتِ فِي الْمَاءِ وَمَثَلُ الْمَوْعِظَةِ

تاکہ مجھے دیکھ لے اور میری عبادت کرتا کہ مجھے حاصل کرلے۔

فرزند آدمؑ! اگر بادشاہ اپنے ظلم کی بنا پر جہنم میں جائیں گے اور عرب اپنے تعصب کی بنا پر۔ اور علماء اپنے حسد کی بنا پر۔ اور فقراء اپنے جھوٹ کی بنا پر۔ اور تاجر اپنی بے ایمانی کی بنا پر۔ اور کسان اپنی جہالت کی بنا پر۔ اور عبادت گذار ریاکاری کی بنا پر۔ اور مالدار اپنے تکبّر کی بنا پر۔ اور قاریانِ قرآن غفلت کی بنا پر۔ اور زرگر ملاوٹ کی بنا پر اور زکوٰۃ نہ دینے والے زکوٰۃ ادا نہ کرکے جہنم میں چلے جائیں گے تو جنّت کا طلبگار کون ہوگا؟

انتیسویں ۲۹ سورت

ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے۔ اور خبردار اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ بن جانا۔

فرزند آدمؑ! علم کے بغیر عمل وہ گرج ہے جس میں بارش نہ ہو، اور عمل کے بغیر علم وہ درخت ہے جس میں پھل نہ ہو۔ خوف خدا اور پرہیزگاری کے بغیر علم وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے، یا وہ کھانا ہے جس میں نمک نہ ہو، اور وہ زراعت ہے جو چکنے پتھر پر کی جائے۔

احمق کے پاس علم وہ یاقوت اور موتی ہے جو کسی جانور کے ہاتھ لگ جائے۔ سنگدل انسان کی مثال اس پتھر کی ہے جسے پانی میں ڈال دیا جائے۔ رغبت نہ رکھنے

عِنْدَ مَنْ لَا یَرْغَبُ فِیْھَا لَمَثَلِ الْمِزْمَارِ عِنْدَ اَھْلِ الْقُبُوْرِ وَمَثَلُ الصَّدَقَۃِ بِالْحَرَامِ لَمَثَلِ مَنْ یَغْسِلُ الْعَذِرَۃَ بِالْھَوْلِ وَمَثَلُ الْمَالِ بِلَا زَکٰوۃِ الْمَالِ لَمَثَلِ الْجَسَدِ بِلَا رُوْحٍ وَمَثَلُ الْعَمَلِ بِلَا تَوْبَۃٍ لَمَثَلِ الْبُنْیَانِ بِلَا اَسَاسٍ۔

اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

اَلسُّوْرَۃُ الثَّلٰثُوْنَ (تیسویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ بِقَدْرِ مَا یَمِیْلُ قَلْبُکَ اِلَی الدُّنْیَا اَخْرِجْ مَحَبَّتِیْ عَنْ قَلْبِکَ فَاِنِّیْ لَا اَجْمَعُ حُبِّیْ وَحُبَّ الدُّنْیَا فِیْ قَلْبٍ وَاحِدٍ اَبَدًا تَجَرَّدْ لِعِبَادَتِیْ وَاَخْلِصْ مِنَ الرِّیَآءِ عَمَلَکَ حَتّٰی اُلْبِسَکَ لِبَاسَ مَحَبَّتِیْ۔

اَقْبِلْ اِلَیَّ وَتَفَرَّغْ لِذِکْرِیْ اَذْکُرُکَ عِنْدَ مَلَآئِکَتِیْ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ اُذْکُرْنِیْ تَذَلُّلًا اَذْکُرُکَ تَفَضُّلًا اُذْکُرْنِیْ بِمُجَاھِدَۃٍ اَذْکُرُکَ بِمُشَاھَدَۃٍ۔

اُذْکُرْنِیْ فَوْقَ الْاَرْضِ اَذْکُرُکَ تَحْتَ الْاَرْضِ اُذْکُرْنِیْ فِی النِّعْمَۃِ وَالصِّحَّۃِ اَذْکُرُکَ فِی الشِّدَّۃِ وَالْوَحْدَۃِ۔

والے کو نصیحت کرنا قبرستان میں بانسری بجانے کے مانند ہے اور مال حرام کا صدقہ نکالنا پیخانہ کو پیشاب سے دھونے کے مرادف ہے۔ مال بلا زکوۃ مثل جسم بلا روح ہے اور عمل بلا توبہ مثل عمارت بلا اساس ہے۔

کیا یہ لوگ الٰہی تدبیر کی طرف سے مطمئن ہو گئے ہیں جب کہ یہ اطمینان صرف خسارہ والوں کو حاصل ہوتا ہے۔

تیسویں سورت

فرزند آدمؑ! جس قدر تیرا دل دنیا کی طرف مائل ہو اسی قدر میری محبّت کو اپنے دل سے نکال دے کہ میں اپنی محبّت کو محبّتِ دنیا کے ساتھ کسی دل میں جمع نہ ہونے دوں گا۔ میری عبادت کے لئے دنیا سے الگ ہو جا، اور عمل کو ریاکاری سے خالص بنالے تاکہ میں تجھے اپنی محبّت کا لباس پنہادوں۔

میری طرف متوجہ ہو جا اور میری یاد کے لئے فراغت پیدا کر لے، تاکہ میں ملائکہ کے درمیان تیرا ذکر کروں۔

فرزند آدمؑ! مجھے تواضع و خاکساری کے ساتھ یاد کر تاکہ میں تیرا ذکر خوبیوں کیساتھ کروں۔ اور مجھے جہاد نفس کے ساتھ یاد کر تاکہ میں تجھے مشاہدہ کے ساتھ یاد کروں۔

تو مجھے زمین کے اوپر یاد کر میں تجھے زمین کے نیچے یاد رکھوں گا۔ تو مجھے نعمت اور صحت میں یاد کر۔ میں تجھے شدت اور تنہائی میں یاد رکھوں گا۔

اُذْكُرُنِیْ بِالطَّاعَةِ اَذْكُرُكَ بِالْمَغْفِرَةِ اُذْكُرُنِیْ فِی الصِّحَّةِ وَالْغِنَآءِ اَذْكُرُكَ فِی الْفَقْرِ وَالْعَنَآءِ۔

اُذْكُرْنِیْ بِالصِّدْقِ وَالصَّفَآءِ اَذْكُرُكَ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اُذْكُرُنِیْ بِالْاِحْسَانِ اِلَی الْفُقَرَاءِ اَذْكُرُكَ بِالْجَنَّةِ الْمَاوٰی۔

اُذْكُرُنِیْ بِالْعُبُوْدِیَّةِ اَذْكُرُكَ بِالرُّبُوْبِیَّتِهٖ اُذْكُرُنِیْ بِالتَّضَرُّعِ اَذْكُرُكَ بِالتَّكَرُّمِ اُذْكُرُنِیْ بِالتَّلَفُّظِ اَذْكُرُكَ بِالتَّلَطُّفِ اُذْكُرُنِیْ بِتَرْكِ الدُّنْیَا اَذْكُرُكَ بِنَعِیْمِ الْبَقَآءِ اُذْكُرُنِیْ فِی الشِّدَّةِ الْهَالِكَةِ اَذْكُرُكَ بِالنَّجَاةِ الْكَامِلَةِ۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِیَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ اُذْكُرُنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اُدْعُوْنِیْ بِلَاغَفْلَةٍ اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِلَامُهْلَةٍ۔

اُدْعُوْنِیْ بِالْقُلُوْبِ الْخَالِیَةِ اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِالدَّرَجَاتِ الْعَالِیَةِ۔ اُدْعُوْنِیْ بِالْاِخْلَاصِ وَالتَّقْوٰی اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ الْمَاوٰی۔ اُدْعُوْنِیْ بِالْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ اَجْعَلْ لَكُمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ فَرَجًا

تو مجھے اطاعت کے ساتھ یاد کر میں تجھے مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔

تو مجھے صحت اور مالداری میں یاد کر میں تجھے فقیری اور مصیبت میں یاد کروں گا۔

تو مجھے صدق وصفا کے ساتھ یاد کر میں تجھے آسمان کی فضاؤں میں یاد کرونگا

تو مجھے غریبوں کے ساتھ احسان کر کے یاد کر میں تجھے جنت الفردوس کے ساتھ یاد کروں گا۔

تو مجھے بندگی کے ساتھ یاد کر میں تجھے ربوبیت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے گڑگڑا کر یاد کر میں تجھے کرامت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے الفاظ سے یاد کر میں تجھے لطف وکرم سے یاد کروں گا۔ تو مجھے ترک دنیا کے ذریعہ یاد کر، میں تجھے نعمت بقا کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے ہلاک کرنے والی شدت میں یاد کر میں تجھے کامل نجات کے ساتھ یاد کروں گا۔!

اکتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! مجھے یاد کر میں قبول کر لوں گا۔ اور مجھ سے غفلت کے بغیر دعا کر میں تیری دعا کو فوراً مستجاب کر لوں گا۔

تم مجھے خالی دلوں سے یاد کرو میں تمھیں بلند درجات کے ذریعہ یاد کروں گا۔

تم مجھے اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ یاد کرو میں تمھیں جنت الفردوس کے ذریعہ یاد کروں گا۔ تم مجھے امید وخوف کے ذریعہ یاد کرو میں تمھارے لئے ہر مشکل سے

وَمَخْرَجًا۔

اُدْعُوْنِیْ بِالْاَسْمَآءِ الْعُلْیَا اَسْتَجِبْ لَکُمْ بِبُلُوْغِ الْمَطَالِبِ الاسنیٰ۔

اُدْعُوْنِیْ فِیْ دَارِ الْخَرَابِ وَالْفَنَآءِ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فِیْ دَارِ الثَّوَابِ وَالْبَقَآءِ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ کَمْ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِكَ غَیْرُ اللّٰهِ۔ وَلِسَانُكَ بِذِکْرِ اللّٰهِ وَتَخَافُ غَیْرَ اللّٰهِ وَ تَرْجُوْا غَیْرَ اللّٰهِ۔

وَلَوْ عَرَفْتَ اللّٰهَ لَمَا اَهَمَّكَ غَیْرُ اللّٰهِ وَتُذْنِبُ وَلَا تَسْتَغْفِرُ فَاِنَّ الْاِسْتِغْفَارَ مَعَ الْاِصْرَارِ تَوْبَةُ الْکَاذِبِیْنَ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِیَةُ وَالثَّلٰثِیْنَ (بتیسویں سورت) ۳۲

یَا بْنَ اٰدَمَ اَجَلُكَ یَضْحَكُ بِاَمَلِكَ وَقَضَآئِیْ یَضْحَكُ مِنْ حَذَرِكَ وَتَقْدِیْرِیْ یَضْحَكُ مِنْ تَدْبِیْرِكَ وَاٰخِرَتِیْ یَضْحَكُ مِنْ دُنْیَاكَ۔ وَقِسْمَتِیْ یَضْحَكُ مِنْ حِرْصِكَ۔

فَاِنَّ رِزْقَكَ مَوْزُوْنٌ مَعْرُوْفٌ مَکْتُوْبٌ مَخْزُوْنٌ

نکلنے کے راستے بنا دوں گا۔

تم مجھے بلند ترین ناموں سے یاد کرو میں بلند ترین مقاصد تک پہونچانے کے ذریعہ تمھیں یاد کروں گا۔

تم مجھے تباہی اور فنا کے گھر میں یاد کرو میں تمھیں ثواب اور بقا کی منزل پر یاد رکھوں گا۔

فرزند آدمؑ! کب تک تو اللہ اللہ کہتا رہے گا اور تیرے دل میں غیر خدا کی بستی رہے گی اور کب تک تیری زبان نام خدا لیتی رہے گی اور تیرے دل میں غیر خدا کا خوف رہے گا اور تو غیر خدا سے امید رکھے گا۔

اگر تو نے خدا کو پہچان لیا ہوتا تو غیر خدا کی کوئی اہمیت نہ ہوتی۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تو گناہ کرتا ہے اور استغفار نہیں کرتا ہے۔ جب کہ استغفار اصرار گناہ کیساتھ جھوٹوں کی توبہ کے مرادف ہے۔ اور تیرا خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۳۲ بتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! تیری موت تیری امیدوں پر ہنس رہی ہے اور میرا فیصلہ تیری احتیاط پر ہنس رہا ہے۔ میری تقدیر تیری تدبیر پر خندہ زن ہے اور میری تقسیم تیری لالچ پر ہنس رہی ہے۔

تیرا رزق نپا تُلا، مشہور و معروف، مضمون اور خزانہ میں محفوظ ہے لہٰذا اپنے

فَبَادِرْ لِلْمَوْتِ بِعَمَلِكَ الْخَيْرِ قَبْلَ الْمَوْتِ فَإِنَّ رِزْقَكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلدُّنْيَا مُرٌّ عَلٰى أَوْلِيَاۤءِيْ لٰكِنْ يُحِبُّوْنَ لِقَاۤءِيْ وَحُلْوٌ لِاَعْدَاۤءِيْ وَلٰكِنْ يَكْرَهُوْنَ لِقَاۤءِيْ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلْمَوْتُ نَازِلٌ بِكَ وَاِنْ كَرِهْتَ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ مَبْعُوْثٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (تینتیسویں سورت) ٣٣

يَا ابْنَ اٰدَمَ تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا اُرِيْدُ۔ فَمَنْ قَصَدَنِيْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ عَرَفَنِيْ اَرَادَنِيْ وَمَنْ اَرَادَنِيْ طَلَبَنِيْ وَمَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ وَمَنْ وَجَدَنِيْ خَدَمَنِيْ وَمَنْ خَدَمَنِيْ ذَكَرَنِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ ذَكَرْتُهُ

عمل خیر کے ذریعہ موت کا استقبال کرو قبل اس کے کہ وقت نکل جائے۔ تمھارا رزق کوئی دوسرا نہیں کھا سکتا ہے۔ میں نے زندگانی دنیا میں سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا ہے۔

فرزند آدمؑ! دنیا میرے دوستوں کے لئے تلخ ہے لیکن وہ میری ملاقات کے مشتاق ہیں اور میرے دشمنوں کے لئے شیریں ہے لیکن وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔

فرزند آدمؑ! موت بہر حال نازل ہونے والی ہے چاہے تمھیں ناپسند ہو۔ حکم خدا پر صبر کرو کہ ایک دن قبر سے بہر حال نکالا جائے گا۔ جب بستر سے اٹھو تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو اور رات کے وقت اور ستاروں کے غروب ہوتے وقت بھی تسبیح کرتے رہو۔

تینتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! ایک تیرا ارادہ ہے، ایک میرا ارادہ ہے۔ مگر ہوتا وہی ہے جو میرا ارادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جس نے میری طرف رُخ کیا اس نے مجھے پہچان لیا۔ اور جس نے پہچان لیا اس نے میرا ارادہ کیا۔ اور جس نے میرا ارادہ کیا اس نے مجھے طلب کیا۔ اور جس نے مجھے طلب کیا اس نے مجھے پا لیا۔ اور جس نے مجھے پالیا اس نے میری خدمت کی۔ اور جس نے میری خدمت کی اس نے مجھے یاد رکھا۔

بِرَحْمَتِیْ۔

یَابْنَ اٰدَمَ لَا یَخْلُصُ عَمَلُكَ حَتّٰی تَذُوْقَ اَرْبَعَ مَوْتَاتٍ اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ وَالْمَوْتُ الْاَصْفَرُ وَالْمَوْتُ الْاَسْوَدُ وَالْمَوْتُ الْاَبْیَضُ۔

اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ اِحْتِمَالُ الْجَفَاءِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَالْمَوْتُ الْاَصْفَرُ الْجُوْعُ وَالْاِعْسَارُ وَالْمَوْتُ الْاَسْوَدُ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالْهَوٰی فَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَوْتُ الْاَبْیَضُ الْعُزْلَةُ۔

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (چونتیسویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ مَلٰئِكَتِیْ یَتَعَاقَبُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لِتَكْتُبُوْا عَلَیْكَ مَا تَقُوْلُ وَتَفْعَلُ مِنْ قَلِیْلِكَ وَكَثِیْرِكَ فَالسَّمَاءُ تَشْهَدُ بِمَا رَأَتْ مِنْكَ وَالْاَرْضُ تَشْهَدُ عَلَیْكَ بِمَا عَمِلْتَ عَلٰی ظَهْرِهَا۔

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ یَشْهَدْنَ عَلَیْكَ بِمَا تَقُوْلُ وَتَفْعَلُ وَاَنَا مُطَّلِعٌ عَلٰی مُخْفِیَّاتِ خَطَرَاتِ قَلْبِكَ۔

وَلَا تَغْفَلْ عَنْ نَفْسِكَ فَاِنَّ لَكَ فِی الْمَوْتِ شُغْلٌ شَاغِلٌ وَعَنْ قَلِیْلٍ اَنْتَ رَاحِلٌ وَكُلُّ مَا قَدَّمْتَهُ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ حَاصِلٌ بِلَا زِیَادَةٍ وَنُقْصَانٍ وَتَسْتَوْفِیْ غَدًا

اور جس نے مجھے یاد رکھا میں نے اپنی رحمت سے اسے یاد رکھا۔

فرزند آدمؑ! تیرا عمل خالص نہیں ہو سکتا ہے جب تک چار موت کا مزہ نہ چکھ لے۔ سرخ موت، زرد موت، سیاہ موت اور سفید موت۔

سرخ موت کا مطلب ظلم کو برداشت کرنا اور لوگوں کو اذیت نہ دینا ہے۔ اور زرد موت کا مفہوم بھوک اور تنگدستی ہے۔ سیاہ موت نفس اور خواہشات کی مخالفت ہے کہ نفس کا اتباع راہ خدا سے بھٹکا دیتا ہے۔ اور سفید موت لوگوں سے کنارہ کشی ہے۔

چونتیسویں ۳۴ سورت

فرزند آدمؑ! میرے فرشتے صبح و شام تیرے پاس آتے رہتے ہیں تاکہ تھوڑا بہت جو عمل بھی کرے اسے لکھ لیں۔ آسمان تیرے جن اعمال کو دیکھ رہا ہے ان کا وہ گواہ ہے اور زمین تیری جن حرکات کو دیکھ رہی ہے ان کی وہ گواہ ہے۔

آفتاب و ماہتاب بھی تیرے اقوال و افعال کے گواہ ہیں، اور میں تو تیرے دل کے اندر چھپے ہوئے اسرار کو بھی جانتا ہوں۔

خبردار! اپنے نفس کی طرف سے غافل نہ ہو جانا کہ موت ہی مشغول کر لینے کیلئے بہت کافی ہے! اور عنقریب تو اس دنیا سے جانے والا ہے۔ اور جو خیر و شر پہلے بھیج دیا ہے وہ سامنے آنے والا ہے، اس میں نہ کوئی کمی ہونے والی ہے اور نہ

مَاكُنْتَ فَاعِلاً۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِنَّ الْحَلَالَ لَيْسَ يَأْتِيْكَ اِلَّا قَطْرَةً قَطْرَةً وَالْحَرَامُ يَأْتِيْكَ كَالسَّيْلِ فَمَنْ صَفٰى عَيْشُهٗ صَفٰى دِيْنُهٗ۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (پینتیسویں ۳۵ سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ لَا تَفْرَحْ بِالْغِنَاءِ فَلَيْسَ بِمُخَلَّدٍ وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْفَقْرِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ حَتْمًا وَ وَاجِبًا وَلَا تَقْنَطْ بِالْبَلَآءِ فَاِنَّ الذَّهَبَ يُجَرَّبُ بِالنَّارِ وَالْمُؤْمِنُ يُجَرَّبُ بِالْبَلَآءِ۔

فَاِنَّ الْغَنِيَّ عَزِيْزٌ فِي الدُّنْيَا وَ ذَلِيْلٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْفَقِيْرُ ذَلِيْلٌ فِي الدُّنْيَا وَعَزِيْزٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّ الْاٰخِرَةَ اَبْقٰى وَاَبْهٰى۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِذَا رَأَيْتَ الضَّيْفَ عِنْدَكَ مَحْبُوْسًا اَكْثَرَ مِنْ تِسْعَةِ اَيَّامٍ فَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَلْمَالُ مَالِيْ وَاَنْتَ عَبْدِيْ وَالضَّيْفُ رَسُوْلِيْ فَاِنْ مَنَعْتَ مَالِيْ مِنْ رَسُوْلِيْ فَلَا تَطْمَعْ فِيْ جَنَّتِيْ وَنِعْمَتِيْ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَلْمَالُ مَالِيْ وَالْاَغْنِيَاءُ وُكَلَائِيْ

زیادتی۔ اور جس قدر کام کر رہا ہے سب مکمل طور سے ملنے والا ہے۔

فرزند آدمؑ! یاد رکھ کہ خیر تیرے پاس قطرہ قطرہ بن کر آتا ہے اور شر سیلاب کی طرح امنڈ پڑتا ہے لہٰذا جس کی زندگی صاف ہوگی اس کا دین بھی پاک اور صاف ہوگا۔

پینتیسویں۳۵ سورت

فرزند آدمؑ! مالداری کا غرور نہ کر کہ یہ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ اور فقیری سے پریشان نہ ہو کہ یہ بھی حتمی اور لازمی نہیں ہے۔ آزمائش میں مایوس نہ ہو کہ سونا آگ ہی پر تپایا جاتا ہے اور مومن بلاؤں ہی سے آزمایا جاتا ہے۔

مالدار انسان دنیا میں صاحبِ عزّت اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے، اور فقیر دنیا میں ذلیل اور آخرت میں صاحبِ عزّت ہوتا ہے۔ آخرت ہمیشہ رہنے والی بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے۔

فرزند آدمؑ! جب نو دس دن تک مہمانوں کا سلسلہ رُک جائے تو غضب پروردگار سے پناہ مانگ۔

فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے اور مہمان میرا نمائندہ ہے۔ لہٰذا اگر تو نے میرے مال کو میرے نمائندہ سے روک لیا تو میری جنت و نعمت کی امید نہ رکھنا۔

فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے، اغنیار میرے وکیل ہیں اور فقرار میرے عیال

وَالْفُقَرَاءُ عِيَالِىْ فَمَنْ بَخِلَ عَلٰى عِيَالِىْ اُدْخِلُهُ النَّارَ وَلَا اُبَالِىْ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ ثَلٰثَةٌ وَاجِبَاتٌ عَلَيْكَ زَكٰوةُ مَالِكَ وَصِلَةُ رَحِمِكَ وَقِرَاءُ ضَيْفِكَ۔

فَاِذَا لَمْ تَفْعَلْ مَا اَوْجَبْتُهُ عَلَيْكَ فَاِنِّىْ اَجْزِعُكَ اِجْزَاعًا وَاَجْعَلُكَ نَكَالًا لِلْعَالَمِيْنَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اِذَا لَمْ تَرْحَقَّ جَارِكَ كَمَا تَرٰى حَقَّ عِيَالِكَ لَمْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ وَلَمْ اَقْبَلْ عَمَلَكَ وَلَمْ اَسْتَجِبْ دُعَآئَكَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ لَا تَتَكَبَّرْ عَلٰى مِثْلِكَ فَاِنَّ اَوَّلَكَ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ مِنْ مَنِيٍّ مُنْهَمِرَةٍ مِنْ اَيِّ وَجْهٍ خَرَجْتَ مِنْ مَخْرَجِ الْبَوْلِ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اُذْكُرْ ذُلَّ مَوْقِفِكَ غَدًا بَيْنَ يَدَيَّ فَاِنِّىْ لَمْ اَغْفُلْ مِنْ سَرَائِرِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاِنِّىْ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (چھتیسویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ كُنْ سَخِيًّا فَاِنَّ السَّخَاءَ مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ وَالْيَقِيْنُ

ہیں، لہٰذا جو میرے عیال سے بخل کرے گا میں اسے جہنم میں ڈھکیل دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔

فرزند آدمؑ! تجھ پر تین چیزیں واجب ہیں۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا، اپنے قرابتداروں سے اچھا سلوک کرنا، اور مہمانوں کی خاطر کرنا۔

لہٰذا اگر تو نے ان واجبات کو ادا نہیں کیا تو میں تجھے سخت ترین رنج میں مبتلا کر دوں گا اور عالمین کے لئے عبرت بنا دوں گا۔

فرزند آدمؑ! اگر تو نے اپنی اولاد کی طرح اپنے ہمسایہ کا خیال نہ کیا تو میں تیری طرف رُخ بھی نہ کروں گا اور تیرے عمل کو قبول نہیں کروں گا۔ اور تیری دعا کو مستجاب نہیں کروں گا۔

فرزند آدمؑ! اپنے جیسے انسان پر غرور نہ کرنا کہ تیری ابتدا نجس نطفہ ہے اور یہ منی صلب اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے پیشاب کے مقام سے خارج ہوئی ہے۔

فرزند آدمؑ! اپنی اس ذلت کو یاد کر جب کل روزِ قیامت میرے سامنے کھڑا ہوگا کہ میں تیرے باطن سے ایک لمحہ کے لئے غافل نہیں رہا ہوں اور میں سینہ کے رازوں سے بھی باخبر ہوں۔

چھتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! سخاوت کر، کہ سخاوت حُسنِ یقین سے پیدا ہوتی ہے، اور یقین

مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ مِنَ الْجَنَّۃِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِیَّاکَ وَالْبُخْلَ فَاِنَّ الْبُخْلَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْکُفْرُ مِنَ النَّارِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِتَّقُوْا مِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِیْنَ فَاِنَّھَا لَایَحْجُبُھَا عَنِّیْ شَیْءٌ۔

وَلَوْلَا اَنِّیْ اُحِبُّ الصَّفْحَ وَالْمَغْفِرَۃَ لَمَا ابْتَلَیْتُ اٰدَمَ بِالذَّنْبِ ثُمَّ رَدَدْتُہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ لَوْلَا اَنَّ الْعَفْوَ اَحَبُّ شَیْءٍ عِنْدِیْ لَمَا ابْتَلَیْتُ اَحَدًا بِالذَّنْبِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اَعْطَیْتُکَ الْاِیْمَانَ وَالْمَعْرِفَۃَ مِنْ غَیْرِ سُؤَالٍ وَتَضَرُّعٍ فَکَیْفَ اَبْخَلُ عَلَیْکَ بِالْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ مَعَ سُؤَالِکَ وَتَضَرُّعِکَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِذَا اعْتَصَمَ لِیْ عَبْدٌ ھَدَیْتُہٗ وَاِذَا تَوَکَّلَ عَلَیَّ کَفَیْتُہٗ وَاِذَا تَوَکَّلَ عَلٰی غَیْرِیْ قَطَعْتُہٗ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ لَاتَدَعْ صَلٰوۃَ الضُّحٰی فَاِنَّ لِمُصَلِّیْھَا یَدْعُوْا لَہٗ مَا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ۔

یَابْنَ اٰدَمَ ضَیَّعْتَ اَمْرِیْ وَرَکِبْتَ مَعْصِیَتِیْ

ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور ایمان جنّت سے آتا ہے۔

فرزند آدمؑ! بخل سے پرہیز کر کہ بخل کفر سے آتا ہے اور کفر کی جگہ جہنم ہے۔

فرزند آدمؑ! مظلوم کی بد دعا سے ڈر۔ کہ اسے میری بارگاہ تک آنے سے کوئی شئے نہیں روک سکتی ہے۔

اگر میں معاف کرنے اور درگذر کرنے کو پسند نہ کرتا تو آدم کو ترک اولیٰ میں مبتلا نہ ہونے دیتا اور اپنے جنت تک ہرگز واپس نہ کرتا۔

فرزند آدمؑ! اگر میری نگاہ میں معافی محبوب ترین شے نہ ہوتی تو میں کسی کو گناہ کے ذریعہ نہ آزماتا۔

فرزند آدمؑ! جب میں نے تجھے بغیر مانگے اور فریاد کئے ایمان اور معرفت کی دولت دے دی ہے تو سوال اور فریاد کے بعد جنت اور مغفرت سے کس طرح بخل کر سکتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی بندہ میری حفاظت چاہتا ہے تو میں اسے ہدایت دے دیتا ہوں، اور جب مجھ پر بھروسہ کرتا ہے تو میں کافی ہو جاتا ہوں۔ اور جب میرے غیر پر بھروسہ کرتا ہے تو زمین و آسمان کے تمام اسباب کو کاٹ دیتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! نماز ضحیٰ کو ترک نہ کرنا کہ اس کے پڑھنے والے کے لئے وہ تمام چیزیں دعا کرتی ہیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

فَمَنِ الَّذِیْ یَمْنَعُكَ مِنْ عَذَابِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (سینتیسویں ۳۷ سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ اَحْسِنْ خُلُقَكَ مَعَ النَّاسِ حَتّٰی اُحِبَّكَ وَحَبَّبْتُكَ فِیْ قُلُوْبِ الصَّالِحِیْنَ وَغَفَرْتُ ذُنُبَكَ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ ضَعْ یَدَكَ عَلٰی رَاسِكَ فَمَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ فَاَحْبِبْ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ لَا تَحْزَنْ عَلٰی مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَا تَفْرَحْ بِمَا اُوْتِیْتَ مِنْهَا فَاِنَّ الدُّنْیَا اَلْیَوْمَ لَكَ وَغَدًا لِغَیْرِكَ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ اُطْلُبِ الْاٰخِرَةَ وَدَعِ الدُّنْیَا فَاِنَّ ذَرَّةً مِنَ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

یَا بْنَ اٰدَمَ اَنْتَ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ فِیْ طَلَبِكَ یَا بْنَ اٰدَمَ تَهَیَّأْ لِلْمَوْتِ قَبْلَ وُرُوْدِكَ وَلَوْ تَرَكْتُ الدُّنْیَا لِاَحَدٍ مِنْ عِبَادِیْ لَتَرَكْتُهَا لِلْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی یَدْعُوْا عِبَادِیْ اِلٰی طَاعَتِیْ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ كَمْ مِنْ غَنِیٍّ قَدْ جَعَلَهُ الْمَوْتُ فَقِیْرًا وَكَمْ مِنْ

فرزند آدمؑ! تو نے میرے حکم کو برباد کر دیا اور میری نافرمانی کا مرتکب ہو گیا تو اب روز قیامت تجھے میرے عذاب سے کون بچا سکتا ہے۔

سینتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق کو درست کر تاکہ میں بھی تجھ سے محبّت کروں اور اپنے نیک بندوں کا بھی محبوب بنا دوں اور تیرے گناہ بھی معاف کر دوں۔

فرزند آدمؑ! اپنے ہاتھ کو اپنے سر پر رکھ کے انصاف کر اور جو اپنے لئے چاہتا ہے اسے دیگر مسلمانوں کے لئے بھی پسند کر۔

فرزند آدمؑ! جو دنیا ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا اور جو ہاتھ آجائے اس پر اکڑ نہ جانا کہ یہ دنیا آج تیرے لئے ہے کل تیرے غیر کے لئے ہوگی۔

فرزند آدمؑ! آخرت کو طلب کر اور دنیا کو ترک کر دے کہ آخرت کا ایک ذرّہ بھی دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

فرزند آدمؑ! تو دنیا کو ڈھونڈھ رہا ہے اور آخرت تجھے تلاش کر رہی ہے۔ موت کے لئے وقت آنے سے پہلے تیاری کر لے۔ اگر میں دنیا کو کسی کے لئے بھی چھوڑ سکتا تو انبیاء کے لئے چھوڑ دیتا تاکہ میرے بندوں کو میری اطاعت کی دعوت دیں۔

فرزند آدمؑ! کتنے مالدار ہیں جنھیں موت نے فقیر بنا دیا ہے، اور کتنے ہنسنے والے

ضَاحِكٍ قَدْ صَارَ بَاكِيًا بِالْمَوْتِ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ بَسَطْتُ لَهُ الدُّنْيَا فَطَغٰى وَتَرَكَ طَاعَتِيْ حَتّٰى مَاتَ عَلَيْهِ وَدَخَلَ النَّارَ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ قَتَّرْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَصَبَرَ وَمَاتَ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اڑتیسویں سورت ۳۸)

يَا بْنَ اٰدَمَ إِذَا اَصْبَحْتَ بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ لَاتَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا اَعْظَمُ عِنْدَكَ۔ ذُنُوْبُكَ الْمَسْتُوْرَةُ عَنِ النَّاسِ اَوِ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ مِنَ النَّاسِ۔ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا اَعْلَمُ مِنْكَ مَا سَلَّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِيْ۔

وَاَخْلِصْ عَمَلَكَ مِنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فَاِنَّكَ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ لِرَبٍّ جَلِيْلٍ مَامُوْرٌ لِاَمْرِهٖ۔ وَتَزَوَّدْ فَاِنَّكَ مُسَافِرٌ وَلَابُدَّ مِنَ الزَّادِ لِكُلِّ مُسَافِرٍ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ خَزَائِنِيْ لَاتَنْفَدُ اَبَدًا وَيَمِيْنِيْ مَبْسُوْطَةٌ بِالْعَطَايَا اَبَدًا وَبِقَدْرِ مَا تُنْفِقُ اُنْفِقُ عَلَيْكَ وَبِقَدْرِ مَا تُمْسِكُ اُمْسِكُ عَلَيْكَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ خَوْفُ الْفَقْرِ سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْ

ہیں جنھیں موت نے رُلا دیا ہے اور کتنے بندے ہیں جن کے لئے میں نے دنیا کا دامن پھیلا دیا تو سرکش ہو گئے، اور میری اطاعت کو ترک کر دیا اور اسی حال میں مر کر جہنم واصل ہو گئے۔ اور کتنے بندے ہیں جن کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تو انھوں نے صبر کیا اور جنت میں داخل ہو گئے۔

۳۸
اڑتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! تیری صبح دو عظیم نعمتوں کے درمیان ہوتی ہے اور تجھے خبر نہیں ہوتی کہ دونوں میں کون سی نعمت عظیم تر ہے۔ وہ گناہ جو لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہیں، یا وہ تعریف جو لوگوں کی زبان پر ہے۔ یاد رکھ تیرے جن گناہوں کا مجھے علم ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی تجھے سلام بھی نہ کرے۔

اپنے عمل کو دکھانے اور سُنانے کے جذبہ سے پاک بنالے کہ تو رب جلیل کے سامنے ایک بندۂ ذلیل ہے اور اس کے احکام پر مامور ہے۔ زادراہ فراہم کر لے کہ تو مسافر ہے اور مسافر کے لئے زادراہ ضروری ہے۔

فرزند آدمؑ! میرے خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں اور میرے ہاتھ کرم کے لئے ہمیشہ کھلے ہوئے ہیں۔ تو جس قدر خرچ کرتا ہے میں بھی تجھ پر خرچ کرتا ہوں اور جس قدر روک لیتا ہے میں بھی اپنی عطا کو روک لیتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! فقیری کا خوف اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے اور تو اپنے یقین کی

قِلَّةِ الْيَقِيْنِ تَبْخَلُ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَنْ اَهَمَّ لِلرِّزْقِ فَقَدْ شَكَّ فِيْ كِتَابِيْ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ اَنْبِيَائِيْ فَقَدْ جَحَدَ رُبُوْبِيَّتِيْ كَبَبْتُهٗ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (انتالیسویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اِجْعَلْ قَلْبَكَ مُوَافِقًا لِلِسَانِكَ وَلِسَانَكَ مُوَافِقًا لِعَمَلِكَ وَعَمَلَكَ خَالِصًا مِنْ غَيْرِيْ فَاِنِّيْ غَيُوْرٌ لَا اَقْبَلُ اِلَّا خَالِصًا۔

فَاِنَّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ مُخَالِفٌ لِلِسَانِهٖ وَلِسَانُهٗ لِعَمَلِهٖ وَعَمَلُهٗ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَا تَكَلَّمْتَ بِكَلِمَةٍ وَلَا نَظَرْتَ بِنَظْرَةٍ وَلَا خَطَوْتَ بِخُطْوَةٍ اِلَّا وَمَعَكَ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَا خَلَقْتُكُمْ لِتَجْمَعُوا الدُّنْيَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُوْنِيْ عِبَادَةَ الْاَذِلَّاءِ طَوِيْلًا وَتَشْكُرُوْلِيْ جَزِيْلًا وَتُسَبِّحُوْنِيْ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

کمی کی بنا پر مسکینوں پر بخل کرتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جو روزی کے پیچھے پڑ گیا اس نے میری کتاب میں شک کیا اور جس نے میرے انبیاء کی تصدیق نہیں کی اس نے میری خدائی کا انکار کر دیا۔ اور جس نے میری خدائی کا انکار کر دیا میں اسے منہ کے بھل جہنم میں ڈال دوں گا۔

۳۹ انتالیسویں سورت

فرزند آدمؑ! اپنے دل کو زبان سے ہم آہنگ بنا لے اور اپنی زبان کو اپنے عمل کے مطابق کر لے۔ اپنے عمل کو میرے لئے خالص کر لے کہ میں غیرت دار ہوں اور غیر خالص کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

یاد رکھ، منافق کا دل اس کی زبان سے الگ ہوتا ہے اور اس کی زبان اس کے عمل سے الگ ہوتی ہے اور اس کا عمل غیر خدا کے لئے ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب بھی تیری زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے یا تو نظر اٹھا کر کسی چیز کو دیکھتا ہے یا ایک قدم چلتا ہے تو تیرے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو تیرے عمل کو تیرے حق میں یا تیرے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔

اولاد آدمؑ! ہم نے تمھیں اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دنیا جمع کرو بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ بندۂ ذلیل کی طرح طویل عبادت کرو اور میری نعمتوں کا کثیر شکریہ ادا کرو اور صبح و شام میری تسبیح کرتے رہو۔

فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ وَالْبَخِيْلَ مَذْمُوْمٌ وَالْحَاسِدَ مَغْمُوْمٌ وَالنَّاقِدَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِخْدِمْنِیْ فَاِنِّیْ اُحِبُّ مَنْ یَخْدِمُنِیْ فَاِنَّكَ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ عَاجِزٌ وَ اَنَا رَبٌّ قَادِرٌ جَلِیْلٌ قَوِیٌّ۔ لَوْ اَنَّ اِخْوَتَكَ وَجَدُوْا رِیْحَ ذُنُوْبِكَ لَمَّا جَالَسُوْكَ فَذُنُوْبُكَ كُلَّ یَوْمٍ فِی الزِّیَادَةِ وَعُمْرُكَ فِی النُّقْصَانِ وَلَاتَهْدِمْ عُمْرَكَ فِی الْبَاطِلِ وَالْغَفْلَةِ فَاِنَّ اَرَدْتَ الْمَزِیْدَ فَاصْحَبْ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ وَاحْذَرْ مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا وَخَالِطِ الْمَسَاكِیْنَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ مَنْ اِنْكَسَرَ مَرْكَبُهٗ وَعَاذَ عَلٰی لَوْحٍ مِنَ الْخَشَبِ فِیْ وَسَطِ الْبَحْرِ مَایَكُوْنُ بِاَعْظَمَ مُصِیْبَةً مِنْكَ لِاَنَّكَ مِنْ ذُنُوْبِكَ عَلٰی یَقِیْنٍ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِالْعَافِیَةِ وَبِسَتْرٍ عَلٰی ذُنُوْبِكَ وَاَنْتَ تَبَغَّضُ اِلَیَّ بِالْمَعَاصِیْ وَعِمَارِكَ الدُّنْیَا وَخَرَابِكَ الْاٰخِرَةَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِذَا لَمْ تُجَالِسِ الْمُفْلِحِیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ فَمَتٰی

یاد رکھو رزق مقدر ہو چکا ہے۔ حریص محروم رہنے والا ہے اور بخیل قابلِ مذمت ہے اور حاسد کے مقدر میں صرف رنج و غم ہے اور پرکھنے والا پروردگار، زندہ اور قیّوم ہے۔

فرزند آدمؑ! میری خدمت کر کہ میں خدمت گذار کو دوست رکھتا ہوں۔ تو میرا بندۂ ذلیل و عاجز ہے اور میں تیرا خدائے جلیل و قادر ہوں۔ اگر تیرے بھائیوں کو تیرے گناہوں کی ہوا بھی لگ جائے تو تیرے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیں گے۔ تیرے گناہ روزانہ بڑھ رہے ہیں اور تیری عمر روزانہ گھٹ رہی ہے۔ خبردار! اپنی عمر کو باطل اور غفلت میں برباد نہ کر دے بلکہ اگر زیادہ زندگی چاہتا ہے تو اربابِ دل کی صحبت اختیار کر اور فرزندانِ دنیا سے پرہیز کر کے مساکین کا ساتھ دے۔

فرزند آدمؑ! جس دریائی مسافر کی کشتی ٹوٹ جائے اور وہ ایک تختے کے سہارے پر باقی رہ جائے اس کی مصیبت بھی تجھ سے زیادہ عظیم نہیں ہے کہ تیرے گناہ یقینی ہیں۔

فرزند آدمؑ! میں تجھے عافیت دے کر اور تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کر کے تجھ سے قریب ہوتا ہوں اور تو گناہ کر کے اور آخرت کو برباد کر کے اور دنیا کو آباد کر کے مجھ سے دور ہو رہا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب تو کامیاب اور نیک بندوں کے ساتھ نہ رہے گا تو

تَفْلَحُ ۔

يَا مُوسٰى بْنَ عِمْرَانَ اِسْمَعْ مَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ مَا اٰمَنَ بِاللّٰهِ عَبْدٌ حَتّٰىٓ يَاْمَنَ النَّاسُ مِنْ شَرِّهٖ يَعْنِيْ مِنْ ظُلْمِهٖ وَكَيْدِهٖ وَمَكْرِهٖ وَنَمِيْمَتِهٖ وَغِيْبَتِهٖ وَبَغْيِهٖ وَحَسَدِهٖ وَمَضَرَّتِهٖ وَسِرِّهٖ وَعَلَانِيَّتِهٖ ۔

وَقُلْ يَا مُوسٰى لِلظَّلَمَةِ لَا تَذْكُرُوْنِيْ فَاِنِّيْ لَا اَذْكُرُهُمْ فَاِنَّ ذِكْرِيْ لَهُمْ اَنْ اَلْعَنَهُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۔

اَلسُّوْرَةُ الْاَرْبَعُوْنَ (چالیسویں سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ لَا تَعْصِنِيْ وَلَا تَسْئَلِ الْمَغْفِرَةَ ۔

يَابْنَ اٰدَمَ تَضَرَّعْ لِعِبَادَتِيْ وَاِلَّآ أَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْرًا وَيَدَيْكَ سَعْيًا وَبَدَنَكَ تَعَبًا وَصَدْرَكَ هَمًّا وَلَا اُجِيْبُ دُعَآئَكَ وَاجْعَلُ دُنْيَاكَ عُسْرَةً وَ رِزْقَكَ قَلِيْلًا ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَنَا رَاضٍ بِصَلٰوتِكَ يَوْمًا فَيَوْمًا فَارْضَ عَنِّيْ بِقُوْتِكَ يَوْمًا فَيَوْمًا ۔

کامیاب کس طرح ہو سکتا ہے۔

اے موسیٰؑ بن عمران! میری بات سنو کہ کوئی بندہ صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا ہے، جب تک لوگ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جائیں۔ یعنی اس کے ظلم، کید و مکر، چغل خوری، غیبت، بغاوت، حسد، نقصان اور ظاہر و باطن سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

موسیٰؑ! ظالموں سے کہہ دو کہ میرا ذکر نہ کریں کہ میں ان کا ذکر نہیں کرتا ہوں اور میرا ذکر ان کے حق میں صرف یہ ہے کہ ان پر لعنت کرتا رہوں، اس کے بعد جس کا جی چاہے ایمان اختیار کرے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔

چالیسویں سورت

فرزند آدمؑ! نہ میری نافرمانی کر اور نہ مجھ سے بخشش کا سوال کر۔

فرزند آدمؑ۔ خضوع و خشوع کے ساتھ میری عبادت کر ورنہ میں تیرے دل کو فقیری سے، تیرے ہاتھوں کو سعی پیہم سے، تیرے بدن کو رنج و تعب سے اور تیرے سینہ کو ہم و غم سے بھر دوں گا اور پھر تیری دعا کو بھی قبول نہیں کروں گا اور تیری دنیا کو تنگ کر دوں گا اور تیرے رزق کو کم کر دوں گا۔

فرزند آدمؑ! میں تیری روزانہ کی نماز سے راضی ہوں تو تو میرے روزانہ کے رزق سے راضی ہو جا۔

يَابْنَ اٰدَمَ مَهْلاً فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ وَالْحَاسِدَ مَذْمُوْمٌ وَالنِّعْمَةَ لَاتَدُوْمُ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِسْتَحْكِمْ سَفِيْنَةً فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ وَاَكْثِرْ مِنَ الزَّادِ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ كَؤُدٌ كَؤُدٌ۔

يَا مُوْسٰى اِنَّ الْعَبْدَ يَعْمَلُ فِى الدُّنْيَا حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَنْدَمُ عَلٰى مَاسَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا وَيَسْئَلُ الرَّجْعَةَ اِلَى الدُّنْيَا لِيَعْمَلَ عَمَلاً صَالِحًا رَبَّنَا اَبْصِرْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ۔

فَوَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ لَا اَرُدُّ اَحَدًا اَبَدًا۔

يَا مُوْسٰى مَنْ سَرَّنِىْ وَ اتَّقٰى مِنِّىْ اَعْطَيْتُهُ الْجَنَّةَ۔

يَا مُوْسٰى اَلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ وَلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اِلاَّ الْعِبَادَةُ وَالْهَمُّ وَالْغَمُّ وَفِى الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةُ۔

يَا مُوْسٰى اَلْقِيٰمَةُ يَوْمٌ شَدِيْدٌ لَا يُغْنِىْ وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا وَلَا مَوْلُوْدٌ عَنْ وَالِدِهٖ شَيْئًا۔

فرزندآدمؑ! ذرا ٹھہر جا کہ تیرا رزق طے شدہ ہے اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہے اور حاسد قابل مذمت ہوتا ہے اور کوئی نعمت ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

فرزندآدمؑ! اپنی کشتی کو مستحکم بنالے کہ سمندر بہت گہرا ہے اور اپنے زادراہ کو زیادہ کرلے کہ گھاٹیاں بڑی دشوار گذار ہیں۔

موسیٰؑ! بندہ دنیا میں عمل کرتا ہے، اور جب موت کا وقت آجاتا ہے تو اپنے گناہوں اور غلطیوں پر شرمندہ ہو کر واپسی کا تقاضا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے خدایا! ہمیں بصیرت عطا فرما اور دوبارہ واپس کر دے تاکہ ہم نیک عمل کریں اور ہم آخرت کا یقین رکھنے والے ہیں۔

میری عزت وجلال کی قسم کہ میں کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا۔

موسیٰؑ! جو تجھے خوش کرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا، میں اسے جنّت دے دوں گا۔

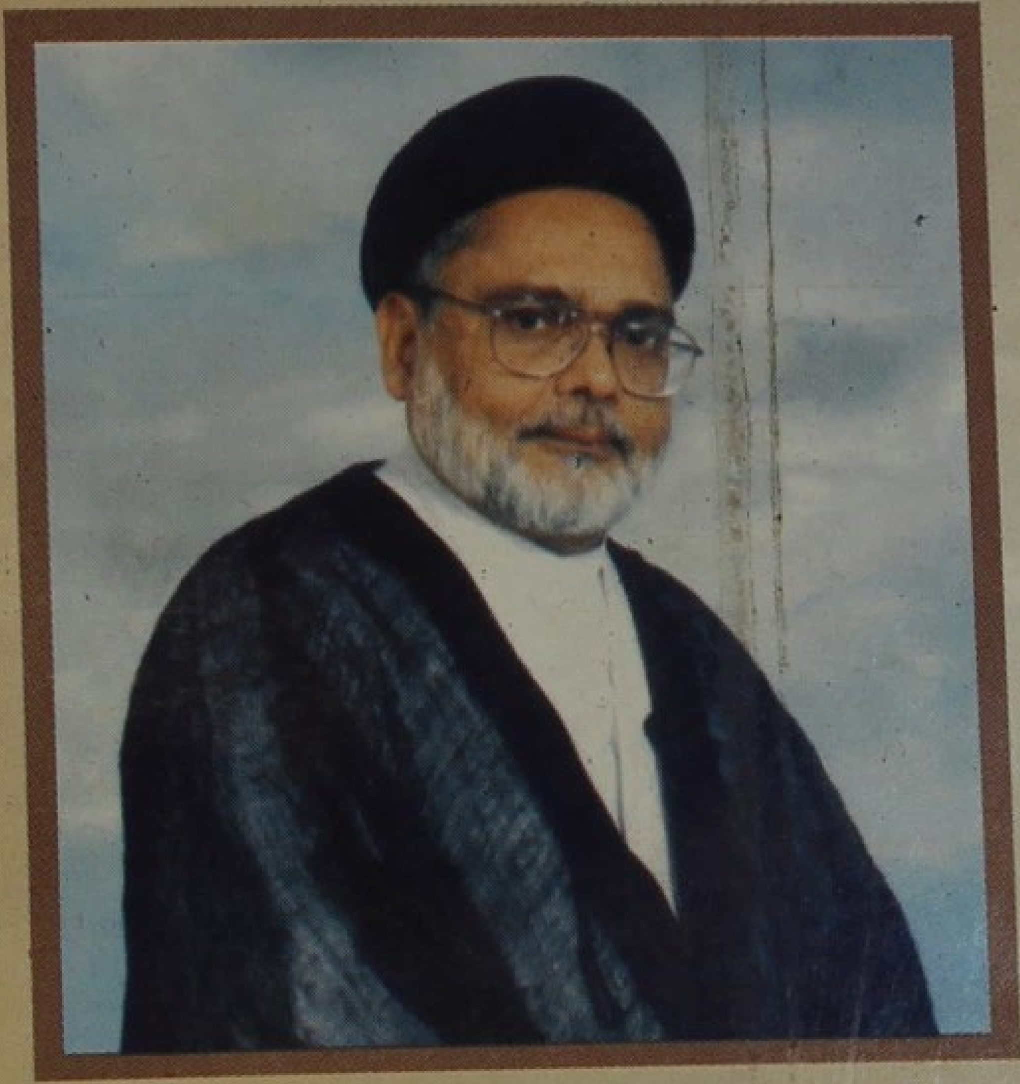
موسیٰؑ! یہ دنیا کھیل تماشہ، لہو ولعب، زینت اور باہمی مفاخرت کا ذریعہ ہے۔ مومن کے لئے اس دنیا میں عبادت اور ہم وغم کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور آخرت میں جنّت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

موسیٰؑ! قیامت کا دن بہت سخت ہے، جس دن نہ باپ بیٹے کے کام آنے والا ہے اور نہ بیٹا باپ کو کوئی فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

كَمْ مِنْ فَقِيْرٍ قَدْ تَرَكَ فَقْرَهٗ فِی الدُّنْيَا وَخَرَجَ مِنْهَا اِلَى الْاٰخِرَةِ مَسْرُوْرًا وَمَشْكُوْرًا وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ قَدْ تَرَكَ مَالَهٗ فِی الدُّنْيَا وَخَرَجَ مِنْهَا اِلَى الْاٰخِرَةِ وَهُوَ فَقِيْرٌ وَحِيْدٌ مِنْ مَالِهٖ وَنَادِمٌ عَلٰى عَمَلِهٖ وَجَمْعِ مَالِهٖ لِوَارِثِهٖ وَكَانَ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

کتنے ہی ایسے فقیر ہیں جو دنیا میں اپنی محتاجی کو چھوڑ گئے اور آخرت کیطرف مشکور و مسرور ہو کر چلے گئے۔ اور کتنے ہی ایسے مالدار ہیں جنھوں نے اپنے مال کو دنیا میں چھوڑ دیا اور آخرت کی طرف فقیر اور تنہا ہو کر چلے گئے جہاں اپنے مال اور اعمال پر شرمندگی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مال کو ورثہ کے لئے چھوڑ گئے اور روز قیامت سخت ترین عذاب میں مبتلا ہو گئے جہاں ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر ان کے عذاب میں مسلسل اضافہ کر دیا۔!

والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ



صدی کے عظیم مفکر مصنف مترجم مفسر اور عالم دین

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ

(۱۹۳۸ء - ۲۰۰۰ء
۱۳۵۷ھ - ۱۴۲۱ھ)

احادیث قدسیہ (کلام حضرت ایزدی بزمان نبیؐ) کا مجموعہ ہے
جوزیادہ تر کلیم خدا جناب موسیٰؑ سے منقول ہیں اور جنہیں
عربی لباس جناب امیر المومنینؑ نے عطا فرمایا اور اردو ترجمہ
علامہ جوادی طاب ثراہ نے کیا۔